لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

الہلال

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

Telegraphic Address,
" Alhilal Calcutta "
Telephone, No. 648

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

قیمت :
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

نمبر ۲۳ | کلکتہ: چہارشنبہ ۱۵ رجب ۱۳۳۲ ہجری | جلد ٤

Calcutta : Wednesday, June, 10. 1914.

MAULANA AZAD NATIONAL URDU UNIVERSITY LIBRARY
مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی لائبریری حیدرآباد

AL - HILAL.

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

14 McLeod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription Rs. 8

Half yearly „ 4-12

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی

مسلکی ابوالکلام الدہلوی

مقام اشاعت

نمبر ۱۴ مکلوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

ٹیلیفون نمبر ۱۳۸

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۳ | کلکتہ: چہار شنبہ ۱۵ رجب ۱۳۳۲ ہجری | جلد ٤

Calcutta: Wednesday, June, 10. 1914.

فہرس

الاسبوع ۱

شذرات [مسئلۂ مساجد - یا للاسف ! -

مسلم یونیورسٹي - اصلاح ندوہ - البانیا -

هندوستان اور کنیڈا - وغیرہ] ۲

مقالۂ افتتاحیہ [ایک یوروپین کرنٹیس اور عرب] ٥

اسئلۂ و اجوبتها [واقعہ ایلاء] ۷

مذاکرہ علمیہ [نامہ بر کبوتر] ۹

شئون عثمانیہ [اسلام کي بیکسي] ۱۲

مقالات (عرب کي بقیہ حکومتوں کا خاتمہ] ۱٤

عالم اسلامي [مجمع الجزائر مالدیپ] ۱٥

مراسلات [مکتوب لندن - نظارۃ المعارف دهلي] ۱٦

اعلانات

تصاویر

کونٹس مولیئر ٥

نامہ بر کبوتر ۱۰

یونیورسٹي پارک اور درسگاہ ۱۱

سلطان مالدیپ کا محل ۱٦

مالدیپ کا ایک دوسرا منظر ۱٦

الاسبوع

پچھلے دنوں رائٹر ایجنسی کے ذریعہ یہ خبر آئي تھي کہ کیمبرج یونیورسٹی میں ڈاکٹر منگانا نے ایک قدیم نسخہ کی بنا پر قران کریم کے کسی ابتدائی اڈیشن کا پتہ لگایا ہے جو موجودہ نسخہ سے مختلف ہے - اسکے متعلق اخبارات میں بحث چھڑ گئی ہے اور اس هفته کي ولایتی ڈاک میں بعض مزید معلومات آئي هیں

جب تک ڈاکٹر منگانا اپني کتاب شائع نہ کرے ' اسکے متعلق کچھ لکھنا فضول ہے - البتہ تاریخي حیثیت سے هم چاهتے هیں کہ الهلال میں " تاریخ جمع و تنزیل قران " کا سلسلہ شروع کردیں جسکے لکھنے کا عرصہ سے خیال کر رہے تھے' اور جسکے لیے اس واقعہ سے ایک تحریک مزید پیدا ہوگئی - انشاء اللہ تعالی -

هندوستان میں کچھ عرصہ سے " شیعہ کانفرنس " قائم ہے - افسوس ہے کہ شخصي مسائل کي بنا پر اختلافات و نزاعات سے وہ بھي محفوظ نہ رهسکي - ایک عرصہ تک نفس صدارت کا جھگڑا جاري رها - اس سال یہ بحث چھڑ گئي ہے کہ آیندہ اجلاس کیلیے جو صدر منتخب هوا ہے' اسکي جگہ کوئي دوسرا شخص هو - انکا اجتهاد مسلم نہیں ہے - اب هر جگہ موافق و مخالف جلسے هو رہے هیں - اگر همارے راے دینے کو مداخلت بیجا نہ سمجھا جاے (اور امید ہے کہ ایسا نہ سمجھا جائگا) تو هم کہینگے کہ خدا کیلیے اس بحث کو ختم کردیا جاے - یہ بڑي ہے افسوس ناک اور لا حاصل بحث ہے - ایک شخص کو هندوستان میں منتخب کر کے پھر الگ کر دینا کسي طرح بہتر نہ هوگا - اور صدر کیجیے گا تو انکے مخالفین کانفرنس کے مخالف هو جاینگے - پس بہتر ہے کہ اس سال شیعہ کانفرنس عراق اور عتبات عالیات سے کسي مجتهد مسلم کو دعوۃ دیکر طلب کرے - اور اُسي کو جلسہ کا صدر بناے - اگر ایسا کیا گیا تو موزوں اشخاص کے متعلق بھي هم مشورہ دیسکتے هیں جنکي نسبت همیں ذاتی واقفیت حاصل ہے -

سفریجت عورتوں کی جد و جہد روز بروز بڑھتي ہے اور هندوستان کے مردوں کیلیے انکا هر اقدام تازیانۂ عبرت ہے - پرسوں کي تاروں میں ایک عجیب واقعہ کي خبر دیگئي ہے - لندن میں پادشاہ کے هاں ڈرائینگ روم کا دربار تھا (یعني صرف عورتوں کي لیوي) ایک مشہور کرنیل کي لڑکیاں بھي پیش هولیں جنکے سفریجت هو جانے کے متعلق انکي ماں کا بیان ہے کہ اسے کوئی خبر نہ تھي - جونهي وہ پیش هولیں - اُن میں سے ایک گھٹنے ٹیک کر کھڑي هوگئي اور پکار کے کہا : " حضور هم پر ظلم نہ کریں اور اپني فوج کو هماري مخالفت میں کام نہ لائیں ! " پادشاہ اور ملکہ متحیر رهگئیں اور کچھ جواب نہ دیا - بالاخر رئیس تشریفات (چمبرلین) نے انھیں باهر کردیا -

حال میں انھوں نے کئي عمارتیں بھي جلا دي هیں - دربار کی نسبت پہلے سے افواهیں اڑ رهي تھیں کہ کچھ نہ کچھ کیا جائیگا - مسز پنکھرسٹ کي نسبت تو یہاں تک شبہ کیا گیا ہے کہ وہ خود پادشاہ کے متعلق کوئي کارروائی کرنا چاهتي ہے - اس نے قصر شاهي کے سامنے ایک مکان لیا ہے جسکی جنگي پولیس نگراني کررهي ہے - پادشاہ نے صبح کی چہل قدمی بھي اسي خیال سے ترک کردي !

هاؤس اف لارڈ میں ایک بل کا مسودہ بھي عورتوں کے حقوق کے متعلق پیش کیا گیا ہے - اس سے معلوم هوتا ہے کہ ان نازک بدن مشوہ گروں نے اپني جد و جہد سے بالاخر مغرور مردوں کو تھکا هي دیا - ایک هم هیں کہ اپني غفلت و سرشاری هي کا مقابلہ کرتے کرتے تھک گئے هیں !

بالاخر انڈیا کونسل کي اصلاح کا بل هارس آف لارڈز میں پیش کردیا گیا - اس بل سے سکریٹري آف اسٹیٹ اور پارلیمنٹ کے تعلقات پر کوئي اثر نہیں پڑیگا - صرف انڈیا کونسل کي حالت میں چند بے اثر تبدیلیاں هوجاینگي - مثلاً ممبروں کي تعداد چودہ سے دس کردي جائگي ' تین ممبروں کو زیادہ تنخواہ دي جائیگي ' کمیٹیوں کي جگہہ مختلف صیغوں کا کام خاص خاص ممبر انجام دینگے ' دو ممبر هندوستاني هونگے ' وغیرہ وغیرہ -

تفصیلي حالات ابھي معلوم نہیں ' لیکن اینگلو انڈین پریس ابھي سے بد حواس هورها هے کہ کہیں ان تبدیلیوں سے هندوستان کو کوئي بڑا فائدہ نہ پہنچ جاے - کانگریس کے وفد نے اسکے متعلق اپني خواهشیں پیش کي هیں جن میں وہ تمام دفعات شامل هیں جو اسکے متعلق مسٹر جینا نے کرانچي کانگریس میں پیش کي تھیں - بہرحال هندوستان کا اصلي دکھہ ان نمایشي اشک شوئیوں سے دور نہیں هوسکتا -

هر اس شخص کیلیے جو ملک کے امن کا طالب هے ' یہ بڑے هي رنج کي بات هے کہ مقدس عمارات کے تحفظ کیلیے بڑے بڑے اعلانات اور مواعید تو کیے جاتے هیں لیکن گورنمنٹ کي جانب سے عملي کام کچھہ نہیں هوتا - اسي کا نتیجہ هے کہ اب مسلمانوں کے علاوہ سکھوں کے جذبات کي بھي پامالي شروع هوگئي هے !

گردوارہ رکاب گنج دهلي میں سکھوں کي ایک تاریخي اور مقدس عمارت هے - اسکا کچھہ حصہ گورنمنٹ نے لینا چاها اور امرتسر کے چیف خالصہ دیوان کے ذریعہ کارروائي کي گئي - اس نے ۳ مئي کو ایک جلسہ منعقد کرکے بالکل اسي طرح گورنمنٹ کو اسکي اجازت دیدي ' جس طرح ایک دو مسلمان کانپور کي مسجد کا ایک حصہ دیدینے کیلیے طیار تھے اگر خدا انکو مہلت دیدیتا ' مگر خدا کا هاتھہ همیشہ جماعت هي کے پشت پر رهتا هے اور اسي میں سے هوکے کام کرتا هے : ید اللہ علی الجماعة !

لیکن یہ سکھہ پبلک کي آواز نہ تھي - عام پبلک نے پچھلے هفتہ لاهور میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا اور اسکے خلاف آواز بلند کي - هم کو پوري امید هے کہ گورنمنٹ اس معاملہ میں ایک ایسي جماعت کي دلآزاري کبھی روا نہ رکھیگي جسکي تلوار کا وہ اپنے تئیں بہت بڑا قدردان ظاهر کرتي هے -

لیکن سوال یہ هے کہ عمارات دینیہ کا مسئلہ کب تک اسي عالم میں چھوڑدیا جائیگا ؟ کاش لارڈ هارڈنگ کي دانشمند گورنمنٹ هندوستان چھوڑنے سے پہلے ملک اور حکومت ' دونوں کي اس سب سے بڑي اهم خدمت کو انجام دیدے !

نیني تال میں برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹي کا جلسہ زیر صدارت هز آنر سر جیمس مسٹن منعقد هوا - سکریٹري نے بتلایا کہ سنہ ۱۹۱۳ میں ۳۳ ' ۲ ' ۵۸ ' ۸۹ لاکھہ انجیل کي جلدیں مفت تقسیم کي گئیں - یعني قریب ایک کروڑ کے - اور اب تک ۴۵۶ زبانوں میں اسکا ترجمہ هوچکا هے !

قران کریم کا ابتک ایک انگریزي صحیح ترجمہ بھي شائع نہوسکا اور تقسیم تو شاید سو نسخے بھي نہ هوے هونگے - تعلیم یافتہ اصحاب کو مسئلۂ تعلیم سے اور علما کو مسئلۂ تکفیر سے فرصت نہیں ملتي - قران کو شائع کرے تو کون کرے ؟ : وقال الرسول یا رب ان قومی اتخذوا هذا القران مهجورا !

شذرات

مسئلہ مساجد و قبور لشکر پور

ٹون هال کا مجوزہ جلسہ

مسلم لیگ کلکتہ

مقامي معاملات و جماعات کے متعلق الهلال کبھي صرف وقت و قلم نہیں کرتا - عام مسائل کے انہماک سے اسے فرصت نہیں :

مرا کہ شیشۂ دل در زیارت سنگ ست
ترا دماغ مئے ناب و نغمہ و چنگ ست ؟

لیکن اس هفتہ ایک ایسا واقعہ پیش آیا هے جو مسئلۂ مساجد لشکر پور سے تعلق رکھنے کي وجہ سے نہایت اهم هے ' اور هم مجبور هوگئے هیں کہ چند کلمات اسکي نسبت لکھیں :

مساجد لشکر پور کا مسئلہ گذشتہ دوري سے ملک کے سامنے هے - اس وقت سے متصل اور پیہم اسکے لیے کوشش کي جارهي هے -

مسئلۂ مسجد کانپور کے معاملہ میں " انجمن دفاع مسجد کانپور " کلکتہ میں قائم هوئي تھي - مصالحۂ کانپور کے بعد جب اسکا جلسہ ٹون هال کلکتہ میں منعقد هوا تو ایک تجویز اس مضمون کي بالاتفاق منظور کي گئي کہ " چونکہ مسئلہ کو بظاهر ختم هوگیا هے لیکن اس انجمن کو آیندہ بھي بدستور باقي و قائم رهنے دیا جاے ' اور " کانپور " کا لفظ نکالکر اسکا نام صرف " موسک ڈیفنس ایسوسي ایشن " یا " دفاع مساجد و عمارات دینیہ " رکھا جاے "

چنانچہ انجمن قائم تھي - اس نے مساجد لشکر پور کے متعلق بھي کارروائي شروع کي - پہلے مختلف جلسے منعقد هوے - پھر ایک ڈیپوٹیشن لیجانے کي تجویز هوئي - جب اسکے متعلق ایک طرح سے انکار کا جواب آ گیا تو اس نے خیال کیا کہ اب اتمام حجت هوچکي هے اور وقت آ گیا هے کہ ٹون هال میں عظیم الشان جلسہ منعقد کیا جاے -

ٹون هال میں جلسہ کرنے کي یہاں دو صورتیں هیں - ایک آسان طریقہ تو یہ هے کہ کوئي ذمہ دار شخص کلکتہ کارپوریشن کے چیرمین کو خط لکھکر هال طلب کرے اور معمولي کرایہ دیکر جلسہ کردے - اسمیں وقت کم خرچ هوتا هے - هم نے جسقدر جلسے پچھلے دنوں ٹون هال میں کیے - عموماً اسي طرح کیے - ایک موقعہ پر تو چیرمین نے از راہ لطف پولیس اور روشني کي معمولي رقوم هي پر هال دیدیا ' اور کرایہ بھي طلب نہ کیا -

دوسرا زیادہ با قاعدہ طریقہ یہ هے کہ پبلک کي طرف سے شریف آف کلکتہ سے درخواست کي جاے کہ وہ جلسہ طلب کرے ' اور پھر شریف جلسہ کا اعلان کرے - اسکے لیے ضروري هے کہ جو درخواست بھیجي جاے اسپر پبلک کي جانب سے ایک اچھي تعداد میں دستخط هوں -

چنانچہ انجمن نے حسب معمول ٹون هال کیلیے چیرمین کو خط لکھا ' اور دریافت کیا کہ فلاں فلاں تاریخ کے اتواروں میں هال خالي هوگا یا نہیں ؟

جواب آیا کہ لشکرپور کي مساجد کا معاملہ کوئي ایسا معاملہ نہیں هے جسکے لیے ٹون هال میں جلسہ کیا جاے اور پورٹ کمشنر کي مخالفت هو - نہایت افسوس هے کہ هم اس غرض سے هال نہیں دیسکتے !

یه پہلا موقعه تھا که اس بے معني اور بے اصول طریقه سے ایک پبلک هال اور میونسپلٹی کي ملکیت کے دینے سے انکار کیا گیا' اور " ٹون هال کلکته " کا مسئله مستقل طور پر چھیڑا گیا -

اب همارے لیے پبلک کے حقوق اور ٹون هال کو ایک یوروپین چیرمین کي ملکیت نه بننے دینے کیلیے ضروري هوا که " ٹون هال " کے مسئله پر متوجه هوں' لیکن چونکه اصل معامله سامنے تھا اور ابھي بذریعه شریف کلکته کے جلسه هوسکتا تھا' اسلیے یہي بہتر معلوم هوا که اس انکار کي تلخي کو چند روزوں کیلیے برداشت کرلیں' اور اصل معامله سے فارغ هوکر اسکي طرف متوجه هوں -

پرنس غلام محمد کے بعد مسٹر اسٹوارٹ کلکته کے شریف هوے هیں - مساجد لشکرپور کا مسئله اگر چند شخصوں کا بنایا هوا نہیں هے اور انجمن صرف عام پبلک کے جذبات کي ترجمان هے' تو ضرور هے که اسکا احساس هر شخص کو هو - چنانچه دوسرے هي دن شریف کے دفتر میں جلسے کي درخواست پہنچ گئي جس پر مسلمانان کلکته کے هر طبقه کے لوگوں کے دستخط تھے' اور تمام معززین و متوسطین و عوام شهر جلسه کے انعقاد کا مطالبه کرتے تھے !

اب صورت معامله بالکل دوسري هوگئي - شریف کو کوئي اختیار نہیں هے که عام پبلک کي ایک ایسي قوي درخواست کي وقعت سے انکار کردے - اسکا کام کلکته ٹون کي پبلک کي نیابت هے -

بهر حال انهوں نے کہا که " جواب کیلیے چند دنوں کي مہلت چاهیے - اس قسم کا جلسه شریف کي شرکت بغیر نہیں هوسکتا - پہلے شریف مسلمان تھا - اتوار کے دن شریک هوسکتا تھا - میں مسیحي هوں - اتوار کے دن نہیں آسکونگا - پھر مسئله بھي اهم هے " اسپر همنے کہلا دیا که جس دن فرصت هو اسي دن جلسه کیجیے -

اس مہلت طلبي کو هم خوب سمجھه گئے تھے - مسٹر اسٹوارٹ کو قطعي جواب دینے کیلیے اتنے دن کي مہلت ضرور ملني چاهیے تھي' جسمیں کلکته سے کسي قریبي کرمائي مقام تک مسٹر بنجمن فرینکلین کي قیمتي ایجاد ڈاک کا تھیلا لیجا سکے اور پھر ویسا هي ایک تھیلا واپس لاکر پہنچا بھي دے !

سر این رشته ز جائیست که من می دانم !

بهر حال هم نے بھي اصرار نہیں کیا اور بخوشي مہلت دیدي که ذرا آن بلند نشینان غفلت و بے خبري کو بھي حقیقت حال معلوم هوجاے جو زمین کي سطح سے آٹھه هزار فیٹ بلندي پر رهتے هیں' اور نہیں جانتے که زمین پر بسنے والوں کے دلوں کا کیا حال هے ؟

ز دامنے که کشادیم ما تہي دستاں
تو میوهٔ سر شاخ بلند را چه خبر ؟

کم از کم اتنا تو معلوم هوجائیگا که خدا کي عبادت گاهوں کے انهدام کا مسئله صرف " انجمن " کے بعض عهده داروں هي کا طبع زاد نہیں هے - بلکه انکے پیچھے ایک دوسري طاقت بھي موجود هے - اس طاقت سے وہ غریب بھي اسي طرح مجبور هیں جس طرح خود گورنمنٹ کو مجبور هوجانا پڑتا هے - گو ابتدا میں وہ کتنا هي ناک بھوں چڑھاے -

هاں ! یه تو آسان هے که انجمن کے وفد کو " غیر مفید " بتلادیا جاے' اور اسکے لیے ایک چٹھي بھي ضرورت سے زیاده هے' لیکن شاید " مسلمانوں کا سوال " اس آساني کے ساتھه " غیر مفید " نہیں سمجھا جا سکتا' اور اسکے لیے یه بیخبرانه و ناعاقبت اندیشانه اغماض بالکل ویسا هي " غیر مفید " هے' جسطرح قانون اسلامي کي " صحیح واقفیت و معلومات " کي موجودگي میں کسي قائم مقام ڈیپوٹیشن سے گفتگو کرنا " غیر مفید " هے !

بهر حال اب حالات میں یکا یک تغیر شروع هوا اور لشکرپور کي مساجد کا مسئله اسدرجه غیر اهم نہیں رها جیسا که اس سے پہلے تھا - ادھر مسٹر اسٹوارٹ جواب کیلیے مہلت لیچکے تھے' ادھر آمد و رفت اور فہم و تفہیم کا ایک نیا سلسله شروع هوا - مقامي مسلم لیگ کے چند عهده دار اور ممبر ایک دن شب کو جمع هوے' اور ایک صاحب نے یه تحریک پیش کرکے پاس کرانی چاهي که " مجوزه ٹون هال کا جلسه ملتوي کردیا جاے' اور همیں اس سے کوئي تعلق نہیں " !

یه تحریک جسقدر بے معني اور تمسخر انگیز تھي' اسکا ٹھیک ٹھیک اندازه کرنے کیلیے مقامي لیگ کي پوري تاریخ سامنے لاني پڑتي هے مگر اسقدر تضیع وقت کي همیں فرصت نہیں - صرف اسقدر کہدینا کافي هے که کسي ایسي تجویز کے منظور کرنے کا لیگ کو کوئي حق حاصل نه تھا - جلسه عام پبلک طلب کر رهي تھي جو مقامي لیگ کے وجود هي سے یکسر غیر متاثر هے - جلسه لیگ کے اهتمام سے نہیں هو رها تھا جس نے ابتک مسئلهٔ مساجد کے متعلق کوئي کارروائي نہیں کي - پھر اسکے التوا کي تجویز پاس کر کے گورنمنٹ میں بھیجنے کا اُسے کیا حق تھا ؟ اور کسي پوشیده حکم کي تعمیل کے سوا عام پبلک پر اسکا کیا اثر پڑ سکتا تھا !

اس صحبت میں انجمن دفاع مساجد کے سکریٹري (آنریبل مولوي فضل الحق) اور پریسیڈنٹ (ایڈیٹر الهلال) ' نیز بعض دیگر ممبر بھي موجود تھے -

لیکن خود بنگال لیگ کے جوائنٹ سکریٹري مولانا نجم الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹي کلکٹر نے نہایت زور کے ساتھه اس تجویز کي مخالفت کي' (جو انجمن کے بھي ایک سرگرم ممبر هیں) اور مجاریٹي نے انکا ساتھه دیا - بعض وجوہ معلومه کي بنا پر محرک کو اس کي منظوري پر بہت اصرار تھا - لیکن جب ایڈیٹر الهلال نے صاف صاف کہدیا که اگر ایسا کیا گیا تو اسکا نتیجه صرف یہي نکلے گا که بجاے ایک دو هفته بعد کرنے کے (جیسا که خیال هے) آینده هفتے هي ٹون هال میں جلسه منعقد کیا جائیگا ' تو مجبور هو کر انهیں اپني تجویز واپس لے لیني پڑي' اور ویسے بھي مجاریٹي کي وجه سے نا منظور هي هوتي -

اسکے بعد باهمي اتفاق اور یکسوئي کے ساتھه قرار پایا که اس بے معني تجویز کو بالکل بھلا دیا جاے ' اور صرف دو رزولیوشن اتفاق عام سے منظور کرکے گورنمنٹ میں بھیجدیے جائیں - ان کا مضمون یه هو که هز اکسلنسي کلکته آ رهے هیں - اس موقعه پر وہ مسلمانوں کے چند وکلا کو اس مسئله کے متعلق گفتگو کرنے کا موقعه دیں ' اور وہ وکلا لیگ اور انجمن دفاع مساجد کے منتخب کرده اشخاص هوں -

صرف یہي کارروائي تھي جو اس صحبت میں هوئي اور چونکه في الحقیقت خود لیگ کیلیے بھي یه بات نہایت ناموروں تھي که اسمیں ایک عام پبلک اور اسلامي جلسے کے خلاف اسقدر مہمل' اسقدر تمسخر انگیز' اسقدر بے موقعه' اسقدر خلاف وقت ' اور اسدرجه پبلک میں جائز بدگمانیاں پیدا کرنے والي تجویز سائع کي جاے ' اسلیے یہي بات مناسب نظر آئي که جو تجاویز آخر میں عام اتفاق سے قرار پا گئي هیں' صرف انهي کو شائع کیا جاے اور اس تجویز کا کچھه تذکره نه هو - البته آخر میں تجویز کے محرک نے خواهش کي تھي که انکا نا کام رزولیوشن کم از کم لیگ کے دفتر میں ضرور درج کردیا جاے تاکه انکے لیے کسي سے یه کہنے کا موقعه باقي رهے که :

شکست و فتح نصیبوں سے ھے ‘ ولے اے میر
مقــابلــه تو دل ناتواں نے خوب کیــا ؟

چنانچه اسي بنا پر گذشته اشاعت میں هم نے ان تمام واقعات کا کچهه بهي تذکره نهیں کیا - صرف وهي کار روائي درج کي جو بالاتفاق قرار پائي تهي ‘ اور پسند نه کیا که ایک اهم اور اسلامي مسئله کے متعلق ناگوار اور اغیار پرستانه کوششوں کا ذکر کریں -

لیکن افسوس هے که اسکے بعد هي هم نے وه تار دیکها جو لیگ کے اُس جلسے کے متعلق اخبارات میں بهیجا گیا هے اور نیز گورنمنت میں بهي اسي کي نقل گئي هے -

اس تار کا مضمون یه هے که جلسه میں یه مسئله پیش هوا که مجوزه جلسهٔ ٹاون هال میں لیگ حصه لے یا نه لے ؟ بالاخر قرار پایا که سر دست جلسے کو نهونا چاهیے - اسکا انعقاد بالکل خلاف مصلحت هے -

مگر یه تار صریح غلط اور سر تا سر خلاف واقع هے - اول تو ٹاون هال کے جلسے کي تحریک کے مناقشه کے متعلق بالاتفاق طے پایا تها که اسے شائع نه کیا جایگا اور اسي بنا پر بهت سے اهم امور قرار پاے اور منظور کیے گئے - پهر یه تو بالکل هي غلط هے که اسکے متعلق لیگ میں کوئي تجویز قرار پائي - ایسا لکهکر غلط بیاني کي ایک ایسي نظیر قائم کي گئي هے جس سے زیاده شدید غلط بیاني سمجهه میں نهیں آتي اور جسپر یقیناً اس صحبت کا هر شریک انگشت بدندان هوگا !

اگر لوگوں کو اس امر کا افسوس تها که جس بات کا دمه لیکر هم آے هیں اسکے نهونے سے همیں شرمندگي و خجالت کا سامنا هوگا ‘ تو بهتر یه تها که خود جلسے هي میں آخر تک قائم رهتے - یه کیا که جلسے کے اندر تو صرف ایک گرم لہجه میں یه جمله کهدینے سے که " جلسه هوگا اور آئنده اتوار هي کو هوگا " سارے عزائم اور مواعید ختم هوگئے اور تجویز واپس لیلي ‘ لیکن پهر اسکے بعد خلاف وعده ‘ خلاف واقعه ‘ خلاف صداقت ‘ بالکل ایک فرضي کار روائي اخبارون میں بهیجي گئي ؟

افسوس که یه تار دیکهکر همیں مجبور هوجانا پڑا که اصلي واقعات پبلک تک پہنچا دیے جائیں - اس بارے میں هم پر کوئي الزام نهیں - هم نے گذشته اشاعت کے الهـلال میں ایک حرف نهیں لکها تها - یه اس امر کا صریح ثبوت هے که هم بے فائده بحث کو طول دنیا نهیں چاهتے تهے - لیکن " البادي اظلم " - جب خود بعض حضرات نے عهد شکني کي - نیز خلاف واقعه اور فرضي کارروائي شائع کرکے پبلک فوائد و قوت کیلیے اُس نهایت مضر کارروائي کو نا کامي کے بعد کامیاب کرنا چاها جسکے لیے یه صحبت منعقد کي گئی تهی ‘ تو بالکل مجبور هوکر همیں قلم اٹهانا اور وقت صرف کرنا پڑا -

هم جناب مولوي نجم الدین احمد صاحب جوائنٹ سکریٹري لیگ کے شکر گذار هیں که انهوں نے اخبارات کو دوسرا تار بهیجدیا هے جسمیں اصلي حقیقت بے کم و کاست بیان کردي هے -

خدا کي مسجدوں کا معامله نه تو ایڈیٹر الهلال کا ذاتي معامله هے اور نه کسي دوسرے شخص کا - یه ایک دیني و اسلامي اور تمام مسلمانوں سے یکساں تعلق رکهنے والا مسئله هے - پس همارے لیے اس سے زیاده کوئي نا زیبا بات نهیں هوسکتي که هم چند صاحب حکومت انسانوں کي خاطر خدا کي عبادتگاهوں اور تمام مسلمانوں کے حق دیني کي طرف سے بالکل آنکهیں بند کرلیں : والعــاقبــة للمتقین !!

یا لاسف و یا للعار

صلیبي لڑائیوں کے زمانے میں عیسائیوں نے اسلام اور پیغمبر اسلام کي نسبت ایسي ایسي مفتریات و مکذوبات شائع کي تهیں که انکے تذکره سے آج خود مورخین یورپ کو شرم آتي هے - موسیو کاستري کي ایک کتاب کا مصر کے زغلول پاشا نے ترجمه کیا هے وه لکهتا هے که یورپ کو یقین تها که مسلمان ایک سنهري بت کو پوجتے هیں جو مکه میں هے !

غالباً سب سے پہلے گبن نے ان مفتریات کي جگه اسلام کو نسبتاً صحیح صورت میں دیکهنا چاها اور اب کہا جاتا هے که مشرق اور مغرب باهم مل رهے هیں - لیکن افسوس که واقعات تو اب تک ایسے هی پیش آتے هیں جن سے معلوم هوتا هے که مسیحي یورپ کیلیے تیرهویں صدي هي کا زمانه وحشیانه تعصب و جنون کا نه تها ‘ بلکه اسکا دماغ ایک دائمي کروسیڈ میں مبتلا هے !

کل کے اسٹیٹسمین میں اسکے نامه نگار کراچي نے اس قسم کے ایک وحشیانه مسیحي افتراء کي خبر دي هے جسکا اگر فوراً انسداد نهوا اور آئنده کیلیے بهي اطمینان نه دلایا گیا ‘ تو وه صرف کراچي هي کا نهیں بلکه سات کروڑ مسلمانوں کے ایک عظیم‌الشان اور نا قابل تسخیر ایجي ٹیشن کا معامله هوجایگا ‘ اور وه مجبور هونگے که ایک بار اپني هستي کا سب سے زیاده تلخ ثبوت پیش کریں !

وه لکهتا هے که "کراچي میں سینې میٹو گراف (صور متحرکه) کي ایک یوروپین کمپني هے - حال میں اس نے ولایت سے ایک نئي فلم منگوائي هے جسمیں " عظیم " نامي ایک قصه کے مختلف حصے دکهلاے گئے هیں - قصه (حضرة) پیغمبر اسلام (صلعم) کے ایک خیالي واقعه کے متعلق هے - فرض کیا گیا هے که وه ایک عورت " سالکه " نامي پر (نعوذ بالله) عاشق تهے جو آپکے ایک سپه سالار کي بیوي تهي - اُسي زمانے میں ایک جنگ پیش آ گئي - آپنے سپه سالار کو میدان جنگ میں بهیجدیا اور کچهه عرصے کے بعد مشهور کردیا که وه مارا گیا - اسکے بعد آپ اسکي بیوي کے طرف متوجه هوے مگر اسنے انکار کردیا - قصه کا خاتمه یه هے که سپه سالار زنده و سلامت واپس آتا هے اور اپني بیوي کو لیجاتا هے " (سبحانك هذا بهتان عظیم !)

کمپني نے بے دهڑک اس فلم کا تماشا دکهلانا شروع کردیا اور کراچي کے غیر مسلم لوگوں نے اسمیں بڑي هي دلچسپي لي - مسلمانوں کو معلوم هوا تو وه بر افروخته هوے اور کمپني کے مالک سے شکایت کي مگر اس نے کچهه خیال نهیں کیا اور کهدیا که جسے برا معلوم هو وه تماشه نه دیکهے - بالاخر مجبور هوکر سیٹهه محمد هاشم صاحب نے باقاعده عدالت میں توهین مذهب و اشتعال انگیزي کي نالش کردي اور تا انفصال مقدمه تماشے کو رکوادینا چاها - مجسٹریٹ نے درخواست منظور کرلي هے اور کمپني کے نام سفینه نکالا هے - عام مسلمانوں میں سخت جوش پهیل گیا هے - سننے میں آیا هے که ایک مرتبه سو آدمي جمع هوکر چلے تهے که تماشه گاه کو منهدم کردیں "

اسکے بعد نامه نگار لکهتا هے : " اگر تماشه بند نهوا تو بهت ممکن هے که مسلمانان کراچي کسي دن ایسا هي کر بیٹهیں "

مگر هم نامه نگار مذکور سے کهنا چاهتے هیں که ایسا هونے کي نسبت بے فائده شک و شبه نه کرے - اگر یه تماشه بند نهوا اور اس علانیه توهین مذهبي اور ابلیسانه تهمت و افترا کیلیے کمپني کو سزا نه دي گئي تو صرف کراچي کے مسلمانوں هي پر اس معامله کو نهیں چهوڑ دیا جایگا ‘ بلکه انسانوں کا ایک ایسا گروه عظیم آگے بڑهیگا جسکے سات کروڑ متحد هاتهه حرکت کرینگے - اور جسکي اتني هي صدائیں اٹهکر پورے بر اعظم هند کو هلا دینگي ! !

مسلمانوں کا مذهب کوئي راز نہیں ہے - انکے پیغمبر کي حیاۃ مقدسه انا جیل اربعه کے پیش کرده مسیح کي سي نہیں ہے جو (بروایت متي و لوقا) جب کبھي یرو شلیم میں آتا تھا تو گنه گار عورتوں هي کے یہاں مهمان رهتا تھا اور زانیه عورتوں کي بڑي حمایت کرتا تھا - پس هم بالکل نہیں چاهتے که همارے مخالفین هماري مخالفت نه کریں - صرف یه چاهتے هیں که اسدرجه اپنے تئیں شیطان کي غلامي میں نه دیدیں که جھوٹ اور افترا پردازي کو واقعات کے نام سے پیش کریں ' اور دنیا میں انساني خباثت اور ابلیسي رذالت کے شجرۂ ملعونه کو همیشه ترو تازه رکھنے کا کام ترقي کرتا رهے !

یقیناً یه قصه اور اسکي فلم کسي مشنیري حلقه کي تصنیف ہے ' اور چونکه وه بائبل میں پڑھچکا ہے که حضرت داود (ع) نے ایک فوجي افسر کو اسکي بیوي کیلیے مروا دیا تھا (نعوذ بالله) ' اسلیے اس شیطان لعین سے ' جس نے اسکے مصلوب خدا کو کئي دن تک آزمایا اور حریفانه مقابله کیا تھا ' اپني اختراع و افتراء کے ابلیسي الهام کو نہایت آساني سے حاصل کرسکا ہے ' اور یه قصه گھڑکے کوشش کي ہے که تفریح و تماشے کے ضمن میں بھي اُس صلیبي خدمت کو انجام دے ' جو اسکے بھائي بند تاریخ کے صفحوں ' سڑکوں اور باغوں کے لیکچروں ' اور پھر کبھي کبھي البانیا اور مقدونیا کے خونریز میدانہاے جنگ میں انجام دیا کرتے هیں !

همیں انتظار کرنا چاهیے که کرانچي کا مجسٹریٹ اس بارے میں کیا کرتا ہے - اور پھر اسکے بعد بالکل طیار رهنا چاهیے که صرف تماشه کو بند هي کرکے نه چھوڑ دیا جاے بلکه اس صریح قانوني جرم کي پاداش میں اس شریر شخص کو پوري پوري سزا بھي دي جاے جس نے کئی دن تک ایک تماشه گاه کے اندر اس جرم عظیم کو انجام دیا ہے -

---

مسلم یونیورسٹي

ایسوسي ایشن کے متعلق مسلمان جس غفلت سے کام لے رهے هیں ' عجب نہیں که بہت جلد اسپر انھیں متاسف هونا پڑے !

علي گڈه کے یونیورسٹي فاونڈیشن کے جلسه میں قرار پایا تھا که ایک نئي جماعت " مسلم یونیورسٹي ایسوسي ایشن " کے نام سے قائم هو اور تمام معاملات اپنے هاتھه میں لیلے - نیز اسکے لیے دوسو ممبر مختلف انتخاب کنده جماعتوں میں سے منتخب کیے جائیں - غالباً چھه یا سات جماعتیں اسکے لیے منظور هوئي هیں -

پچھلے دنوں صدر دفتر یونیورسٹي نے جو اعلانات شائع کیے تھے ' انسے معلوم هوتا ہے که کانفرنس ' ٹرسٹیز ' اولڈ بوائز ' اور اسلامیه کالج کمیٹي وغیره کے ۱۲۵ قائم مقام منتخب هو چکے هیں اور اب صرف ۷۵ ممبروں کا انتخاب مسلمان گریجوائٹس گلڈ ' زمیندار و جاگیردار ' ٹیکس ادا کنندگاں ' پراونشیل مجالس ' مسلمان اخبارات ' اور علماء کرام کي جماعت سے باقي ہے -

ان جماعتوں میں مسلمان گریجویٹس ' زمیندار ' جاگیر دار ' اور ٹیکس پیرز کیلیے سب سے پہلے الکٹوریٹ یعنے انتخاب کرنے والوں کي کوئي جماعت هوني چاهیے - جب تک ایسا نہوگا ' انکے قائم مقام کیونکر منتخب هونگے اور کون منتخب کریگا ؟

اسکے لیے یه اصول قرار پایا تھا که ان تمام جماعتوں میں سے جو لوگ دس روپیه فیس داخله اور پانچ روپیه سالانه دنیا منظور کریں گے ' نیز اپنا نام انتخاب کننده جماعت کے رجسٹر میں درج کرادیں گے ' صرف انهي کو حق حاصل هوگا که مسلم یونیورسٹي ایسوسي ایشن کیلیے اپني اپني جماعتوں میں سے قائم مقام منتخب کریں -

گریجویٹ سے مقصود وه لوگ هیں جنهوں نے کسي یونیورسٹي سے بي - اے ' یا منشي فاضل اور مولوي فاضل کي سند حاصل کي هو ' اور حصول سند پر پانچ سال گذر چکے هوں -

زمیندار ' جاگیر دار ' اور ٹیکس پیرز سے هر طرح کي جائداد و ملکیت رکھنے والے اور انکم ٹیکس دینے والے مسلمان مقصود هیں -

یه بات طے پاچکي ہے که ایک هي شخص کو اگر مختلف حیثیتیں حاصل هوں تو وه اپني هر حیثیت کے لحاظ سے الگ الگ فیس ادا کرکے به یک وقت مختلف جماعتوں کیلیے مختلف ووٹ دینے کا حق حاصل کرلے - مثلاً آپ صاحب جائداد هیں ' گریجویٹ هیں ' زمیندار هیں ' ٹیکس پیر هیں ' پس آپکو حق حاصل ہے که یونیورسٹي فنڈ کي اعانت کیجیے ' اور چار ووٹوں کي بیس روپیه سالانه ادا کرکے ان چار مختلف حقوق کے لحاظ سے چار ووٹ حاصل کرلیجیے -

همیں اسکے متعلق چند امور عرض کرنا هیں :

(۱) یه ایسوسي ایشن جو بن رهي ہے ' مسلم یونیورسٹي کیلیے اصلي کارکن جماعت هوگي ' اور گو فاونڈیشن کمیٹي اب تک باقي ہے اور آخري حق منظوري و عدم منظوري صرف اُسي کو حاصل ہے ' تاهم قوم کے تیس لاکھه روپیه کا نفع کالج پر یہي جماعت اٹھائیگي اور یونیورسٹي بني تو اسکے لیے بھي ایک باقاعده جماعت پیشتر سے صرف یہي موجود هوگي - پس چاهیے که مسلمان غفلت نه کریں اور اسکي شرکت کیلیے پوري سعي و جهد کے ساتھه اٹھه کھڑے هوں -

جس یونیورسٹي کیلیے انهوں نے اس فراخدلي سے روپیه دیا ' اور پھر جسکي آزادانه تاسیس کیلیے اپني عام راے کي فتح کي ایک ایسي تاریخي نظیر قائم کي جسکا ثبوت هندوستان کے زیاده آزاد حلقے بھي ابتک نہیں دیسکے هیں ' اسکے عین اصلي کام کے موقعه پر اسطرح غفلت و بے خبري کا چھا جانا بڑے هي افسوس اور رنج کي بات هوگي -

تمام مسلمان پنج ساله گریجوئٹ اصحاب ' زمیندار ' جاگیردار اور عموم ٹیکس ادا کنندگاں فوراً بیدار هوں اور سب سے پہلے اپنے تئیں الکٹوریٹ رجسٹر میں درج کرائیں - صرف ۱۰ - روپیه داخله اور پانچ روپیه فیس سال اول ' کل پندره روپیه درخواست کے ساتھه "صدر دفتر مسلم یونیورسٹي علي گڈه " کے نام جانا چاهیے - اگر ایسا نه کیا گیا اور ایک خاص خیال کے لوگوں هي کي اجارتي هوگئي تو کل کو انهیں شکایت کا کوئي حق نہوگا -

(۲) اسي طرح مسلمان اخبارات کو بھي اپنا نام بھیجکر بہت جلد رجسٹر میں درج کرانا چاهیے -

(۳) صدر دفتر یونیورسٹي سے هم درخواست کرینگے که وه معامله کي اهمیت پر نظر رکھکر دفتر رجسٹر کو ابھي کچھه دنوں اور کھلا رهنے دے اور ۱۵ - جون تک ناموں کے پہنچنے کي جو قید لگائي گئي ہے ' اسے چند هفتے اور بڑھا دیا جاے - جہاں کئي ماه نکل گئے هیں وهاں چند دن اور سہي - لوگوں کو ابتک توجه نہوئي تھي - بہتر ہے که کچھه دنوں اور مهلت دیدي جاے اور ممبروں کا اولین انتخاب زیاده سے زیاده وسیع راؤں سے هوسکے - امید ہے که هماري اس درخواست پر توجه کي جائیگي -

(۴) حضرات علماء کرام کے ۱۰ - قائم مقاموں کے انتخاب کا کام کمیٹي نے اپنے هاتھه میں رکھا ہے - هم سمجھتے هیں که اسکے لیے بھي پہلے الکٹوریٹ علماء کي فهرست مرتب کي جاتي اور انهي کي راؤں سے قائم مقام علماء منتخب هوتے تو یه زیاده بہتر تھا -

البانيا

البانيا كي حالت بدستور هے - ايک طرف وحشيانه مظالم كي خبر خود يورپ كے ذريعه پهنچتي هے - دوسري طرف اب گورنمنٹ يونان كا پيام بهي سنايا جا رها هے كه وه صحيح نه تهيں !

مسلمان پوري قوت كے ساتهه كام كر رهے هيں - انهوں نے اپنے مطالبات دول كے پاس بهيجدیے هيں جنكا خلاصه يه هے كه يا تو ايک مسلمان پادشاه ديا جاے يا دولة عثمانيه كي محكومي !

كرجه نامي ايک قصبه پر بهي انهوں نے قبضه كر ليا اور فوجي پوليس كو شكست ديكر چلے جانے پر مجبور كرديا هے - ٦ جون كے تار سے معلوم هوتا هے كه جو بين الملي كميشن گفتگو كرنے كيليے گيا تها وه نا كام رها اور واپس آ گيا - وه اپني اس خواهش سے كسي طرح هٹنا نہيں چاهتے كه كسي مسلمان كو البانيا كا پرنس بنايا جاے -

البانيا كي سب سے بڑي جماعت ماليسوريوں كي هے جنهوں نے پچهلے دنوں اپني مفسدانه اور باغيانه شرارتوں سے جنگ بلقان كي بنياد ركهي تهي - گورنمنٹ نے انهيں حكم ديا كه انقلابي گروه كا مقابله كريں ليكن انهوں نے صاف انكار كر ديا اور مجبور هو كر حكم واپس لينا پڑا -

دول كا رويه ابتک مضطرب هے - كوئي قطعي كارروائي نهيں كي گئي - كل كے تار ميں ظاهر كيا گيا هے كه حالات نے اجازت دي تو جهاز بهيجے جائينگے : و لعل الله يحدث بعد ذلك امرا !

كينيڈا اور هندوستان

جنوبي افريقه كي داستان مصيبت ختم نهيں هوئي تهي كه اب كينيڈا كي گورنمنٹ كے تشدد و مظالم كا مسئله سامنے آگيا هے !

كيسي عجيب بات هے ! غلامي و محكومي اور ذلت و نكبت كے نتائج كا كيسا موثر منظر هے ! هندوستان ميں دنيا كے هر حصے كے باشندے آسكتے هيں ' اسكي زرخيز زمين كي دولت سے اسكے بدبخت فرزندوں كو محروم كرکے اپنے اپنے ملكوں كي دولت بڑها سكتے هيں - ايک ازاد شهري كي طرح رهتے هيں ' اور انكے ارام و آسائش كے آگے خود اس ملک كي آبادي بهي كوئي چيز نهيں سمجهي جاتي - ليكن اگر هندوستان كے باشندے جنوبي افريقه ميں جاليں تو انكے ليے دروازه بند هے - اگر كينيڈا ميں جاليں تو تارک الوطني كا قانون ساحل هي پر روک ديتا هے - لٹنے ' برباد هونے ' اور غلام بننے كيليے صرف هندوستان هي هے مگر اپني سرزمين كے فوائد كو صرف اپنے هي ليے مخصوص كرنے كيليے تمام دنيا ! جو انگلستان اسكے سب كچهه كا مالک هے ' وه صرف اس سے مانگ هي سكتا هے - دينے كيليے اسكے پاس بهي كچهه نهيں !

گورنمنٹ كينيڈا كي اس ظالمانه بندش كا عملي مقابله كرنے كيليے پچهلے دنوں ايک مرد غيور و محترم سردار گوردت سنگهه ايک خاص جهاز چهه سو هندوستاني نو آباد كاروں كا ليڈر كينيڈا روانه هوے تهے - جب جهاز ساحل ونيكو پر پهنچا تو گورنمنٹ نے روک ديا اور كسي شخص كو اترنے نهيں ديا - حتى كه وهاں كے هندوستانيوں كو بهي انسے جاكر ملنے كي اجازت نه ملي !

اسپر سردار گوردت نے گورنمنٹ كينيڈا سے درخواست كي كه تارک الوطن هندوستانيوں كے حقوق پر غور كرنے كيليے ايک كميشن بٹهايا جاے - ليكن اس سے بهي صاف انكار كر ديا گيا اور جواب ملا كه قانون كي سخت پابندي كے ساتهه سلوک كيا جائيگا !

بعد كي خبروں سے معلوم هوتا هے كه با قاعده تحقيقات كيليے ايک جماعت مقرر هوئي هے جس ميں ايک هندوستاني قائم مقام بهي شامل هے - ليكن جب تک تحقيقات كا نتيجه نهيں نكلے گا ' مصيبت زده مسافروں كو ساحل پر قدم ركهنے كي اجازت بهي نهيں مليگي !

كيا گورنمنٹ هند ان هندوستانيوں كيليے كچهه بهي نهيں كريگي ، اور بالكل خاموش رهيگي ؟

اصلاح ندوه

بعض اخبارات ميں غلطي سے شائع هوگيا هے كه ۱۰ - مئي كے جلسهٔ دهلي ميں جو كميٹي مسئلهٔ اصلاح ندوه كي تكميل كيليے منتخب هوئي ' اسكے ممبروں ميں ايڈيٹر الهلال كا بهي نام هے - حالانكه اسكي كوئي اصليت نهيں - غالبا يه غلطي سب سے پہلے روزانه معاصر لاهور پيسه اخبار كے نامه نگار سے هوئي هے - اسي سے اور لوگوں نے نقل كرليا -

واقعه يه هے كه جلسه ميں جب ممبروں كے نام پيش هوے تو پہلے صرف مولانا ثناء الله ' نواب سيد علي حسن ' حكيم عبد الولي ' مولوي نظام الدين حسن ' بابو نظام الدين ' پيرزاده محمد حسين ' اور مولانا عبيد الله كے نام ليے گئے تهے - اسكے بعد هي تمام جلسے كي طرف سے متفقاً اصرار هوا كه كچهه نام اور بهي بڑهاے جاليں - جن ناموں كا جلسه اضافه كرنا چاهتا تها ' خود ان لوگوں كو شركت سے انكار تها - وه كهتے تهے كه هماري عديم الفرصتي اور كثرت اشغال كو پيش نظر ركهكر اس خدمت سے هميں معاف ركها جاے - ليكن جلسے كا اصرار نهايت شديد تها - بالاخر مجبور هوكر ان ميں سے اكثر بزرگوں كو قبول هي كرنا پڑا ' اور اسطرح حاذق الملک ' مسٹر محمد علي ' آنريبل خواجه غلام الثقلين كے ناموں كا اضافه هوا -

چنانچه اس موقعه پر ايڈيٹر الهـــلال كي شركت كيليے بهي اصرار كيا گيا تها - على الخصوص بزرگان دهلي اسپر بهت مصر تهے - حتى كه ايک بزرگ نے (جنكا نام افسوس هے كه مجهے معلوم نهيں) جلسه ميں تقرير بهي كي ' اور كها كه هميں سخت شكايت هے كه هماري خواهش كو پورا نه كيا گيا ' ليكن ميں اس اظهار كرم و لطف كو بوجوه نا منظور كرنے پر مجبور تها ' اسليے برابر انكار كرتا رها - بالاخر صرف مندرجهٔ صدر حضرات هي كي تعداد كافي قرار دي گئی -

ممكن هے كه اس وقت ايڈيٹر الهلال كا نام سنكر بعض اشخاص كو غلط فهمي هوئي هو اور انهوں نے سمجها هو كه ميرا نام بهي بعد كو بڑها ديا گيا هے ' ليكن اگر وه اسے تحقيق كر ليتے تو بهتر تها -

---

ادارهٔ الهـلال

الحمد لله ' اس هفته سے الهلال كي اشاعت بالكل باقاعده هوگئي هے - ٹهيک بده كے دن تمام اخبار ڈاک ميں ڈالے گئے - حسب معمول جمعرات ' جمعه ' اور بهت دور كے احباب كو سنيچر كے دن اخبار ملجاليگا - اگر ايسا نهو تو وه يقين كريں كه ڈاكخانے ميں كوئي بدنظمي هوئي هے اور مقامي پوسٹ آفس سے تحقيق كرنا چاهيے -

متصل شب و روز كام كرکے چار دن كي تاخير دور كي گئي !

ٹائپ بهي بالكل بدلديا گيا هے - پورا پرچه نئے ٹائپ ميں كمپوز هوا هے - مضامين كے اختصار ' تنوع ' اور ترتيب ميں بهي جو نماياں تبديلي هوئي هے ' يقين هے كه محسوس هوگئي هوگي - تين سال سے گرميوں كا موسم ميرے ليے ايک پيام آزمايش هے - اختلاج دائمي دوران و وجع سر ' نفث الدم ' ضعف بصارت ' جتني بهي شكايتيں هيں ' سب كا موسم بهار يهي زمانه هوتا هے - اس پر كلكته كي آب و هوا كے مسئله كا بهي اضافه كر ديجيے كه جسقدر ميرے كاموں كيليے بهتر و موزوں هے ' اتني هي ميري صحت و طبيعت كيليے مهلک و قاتل هے ' بلكه يوں كهيے كه شمالي هند اور پنجاب كے هر باشندے كيليے :

كمند كوته و بازوے سست و بام بلند
بمن حواله ' و نو ميديم گنه گيرند !!

ربنا لا تحمل علينا ما لا طاقة لنا به ' واعف عنا و اغفر لنا ' و ارحمنا ' انت مولانا ' فانصرنا على القوم الكافرين !!

الهلال

۱۵ رجب ۱۳۳۲ هجری

ایک یــورپیــن کونٹیس اور جنــوبي عـــرب کی سیــاحت !

Countess Molitor Explorer.

سیر في الارض اور السائحون العابدون !

رسالۂ " گریفک " لنـدن نے ایک دولت مند انگریز لیڈي کونٹیس مولیٹر (Molitor) کي تصویر شائع کي هے ' جو حال میں جنوب عرب کے اندروني اور پر خوف و خطر مقامات کي سیاحت کیلیے لنڈن سے روانه هوئي هے ' اور عرب کے اُن دور دراز گوشوں تـک جانا چاهتي هے جهاں سے بڑے بڑے یورپین سیاح ناکام واپس آچکے هیں !

اسکے اس اولو العزمانه سفر کي کئي خصوصیات ایسي هیں جن کي وجه سے یورپ کے تمام علمي حلقوں میں اس سیاحت کا خاص طور پر چرچا هو رها هے - اول تو ایک امیر زادي نے جس نے یورپ کے بهترین دار الحکومت میں پرورش پائي هے ' غیر معلوم اور پر خطر ریگستان عرب کے سفر کا قصد کیا هے - پهر وہ تمام سفر میں بالکل تنها رهیگي - اپنے همراه کسي شخص کو نهیں لیجاتي - اس قسم کے سفر موجوده عهد کي با قاعده اور با سرو سامان سیاحتوں میں بالکل مفقود هوچکے تھے -

سب سے زیاده یه که وہ عربي لباس اور برقعه پهنکر سفر کریگي ' تاکه غیر متمدن قبیلوں اور بادیه نشین عربوں میں سے بلا تکلف گذرسکے ' اور انکے تعصب اور مخالفت سے ناکامیوں اور مصیبتوں میں گرفتار نهو !

چنانچه سفر سے پہلے اس نے عربي برقعه پهنکر جو تصویر کهنچوائي تهي ' وہ هم گریفک سے نقل کرتے هیں - اس سے معلوم هوتا هے که کس طرح مغرب کا ایک مسیحي چهره عرب کے اسلامي لباس سے چهپا دیا گیا هے ' اور عجب نهیں که اس سیاحانه اور مستشانه مکر و فریب سے صحرا کے بادیان عرب اور قبائل کي خیمه نشین عورتیں دهوکا کها جائیں !

* * *

عربي کے مشهور راوي ابو نواس نے ایک بوڑھے باغبان کا ذکر کیا هے جسکا شگفته باغ اجڑ چکا تها ' اور جسکے ماتم حسرت کا یه حال تها که گلیوں اور کوچوں میں آواره گردي کرتا ' اور جب کبهي کوئي سبز پته یا سرخ پهول نظر آجاتا تو بے اختیار چیخ اٹهتا که هائے میرا شگفته اور سرسبز و شاداب باغ !!

کونٹیس مولیٹـــر عـــربي برقعـه میں !

یهي حال همارا هے - همارے اقبال و عروج کا باغ اُجڑ چکا هے - اسکے بڑے بڑے شاداب تختے تاراج خزان غفلت و طوفان انقلاب هوچکے هیں - تاهم ابهي اسکي یاد باقي هے اور هم اسکي دلفریب بهاروں کو کسي طرح نهیں بهلا سکتے - اب بهي جب کبهي ترقي یافته قوموں کے باغ و بهار کی سیر کرتے هوے کوئی شگفته ورق گل نظر آ جاتا هے تو ابونواس کے ماتم زده باغبان کی طرح اپنے اقبال رفته کو یاد کرلیتے هیں که :

گذر چکي هے یه فصل بهار هم پر بهی !!

* * *

قومي و شخصي اولوالعزمیوں کا کوئي واقعه هو ' مگر اسکے نظارے میں کوئي ویسی هي اپني گذري هوئي یاد ضرور پاتے هیں - آج یورپ کے سیر في الارض اور سیاحت و سفر کا دور هے ' کرۂ ارضي کے گوشے گوشے کو متلاشیان علم و حقائق نے چهانڈالا هے ' افریقه کے لق و دق صحراؤں کي پیمائش هوچکي هے ' نائجریا اور سوڈان کے وحشي حصوں میں سیاحان مغرب کے صدها قافلے گذر چکے هیں ' قطب شمالي و جنوبي کي مهموں کي سرگذشتیں سب کے سامنے هیں - پهاڑوں کي چوٹیاں ' قهار و متلاطم سمندروں کي ناپیدا کنار موجیں ' صحراوں اور میدانوں کي مهلک اور خوفناک روایتیں ' زندگي کا فطري عشق اور نفس کی مسخرانه دامنگیریاں ' کوئي چیز بهي انکے شوق سفر اور هواے تحقیق کیلیے مانع نهیں هوسکتي - یہاں تک که قافلے کے قافلے لٹتے هیں - جهازوں کے جهاز ڈوبتے هیں - صدها سیاح مفقود الخبري یا موت اور تباهي سے دوچار هوتے هیں - تا هم هر بربادي خوف کي جگه ایک نئي عزیمت ' اور هر ناکامي بے همتي کي جگه اور زیاده تحریک و ولوله کا کام دیتي هے ' حتی که وہ مقامات تک ان سیاحوں کے حملوں سے محفوظ نه رهے جهاں اجنبیوں اور غیروں کیلیے موت اور تباهي کا اعلان صدیوں سے چلا آرها هے !

ایک وقت تها که همارے سیاحان ارض اور جهاں نوردان علم کا بهي یهی حال تها - انکے ولولۂ سیاحت کیلیے بهي کوئي روک مانع کار نه تهی ' انکے عشق جهاں پیمائی کا مرکب بهي بحر و بر کے چپے چپے پر سے گذر چکا تها جو نکه انکے تمام کاموں کا مرکز تعلیم اسلام ' اور انکے هر جذبے کے اندر حکم الهي کی اطاعت و فرمان برداري کام کرتي تهي - اسلیے جس طرح وہ اپنے گهروں کے اندر بیٹهکر خدا کي عبادت کرتے تهے ' بالکل اسي طرح خدا کي زمین میں بهي پهرتے اور اُسکے پیدا کرده سمندروں اور پهاڑوں پر سے گذرتے ' اسکے حکموں کي تعمیل کرتے تهے ' اور جسم و اعضا کي عبادت کے ساتهه فکر و ذهن کی بهي عبادت انجام دیتے تهے :

الذين يذكـــرون الله قياماً و قعودا و على جنـوبهم ‘ و يتفكرون في خلق السمـاوات والارض : ربنا ماخلقت هذا باطلا !

وہ سچے مومن جو خدا کي یاد ارر ذکر سے کبھي غافل نہیں ہوتے - کھڑے ہوں ‘ بیٹھے ہوں ‘ لیٹے ہوں ‘ کسي عالم میں بھي ہوں ‘ مگر اسکے ذکر سے ہمیشہ شاد کام ہوتے ہیں - اور اسي طرح آسمان اور زمین کي خلقت و اشیاء کا بھي فکر و غور کے ساتھہ مطالعہ کرتے ہیں ‘ اور انکے اسرار و مصالح کو تلاش کرتے ہوے زبان حال سے کہتے ہیں کہ اے ہمارے پرور دگار ! تونے یہ عجائب و غرائب کائنات یقیناً بیکار و لا حاصل نہیں بناے ہیں ! !

اس آیة کریمه میں جہاں اُس عبادت کا ذکر کیا ہے جو جسم و اعضا سے کھڑے رہکر اور بیٹھکر کي جاتي ہے یعني نماز ‘ وہاں اُس عبادت کي طرف بھي اشارہ کیا ہے جو " خلق السماوات والارض " میں تفکر کرنا اور عالم اور ما في العالم کي اشیا کي حقیقت و مصالح کو معلوم کرنا ہے ‘ اور ظاہر ہے کہ اسکے لیے سیر و سیاحت ناگزیر ہے -

دنیا میں کون مذہب ہے جس نے عام روحاني احکام کے ساتھہ سیر و سیاحت پر بھي اس طرح جا بجا زور دیا ہو ؟ حالانکہ قرآن حکیم ہر جگہ کہتا ہے کہ " سیروا فی الارض " زمین میں پھرو اور سفر کرو تاکہ تمھیں بصیرۃ و حکمت حاصل ہو !

سیر و سیاحت کے ذکر میں یہ آیتیں اکثر پیش کي گئي ہیں - مگر سخت تعجب ہوتا ہے کہ ان سب سے بھي بڑھکر سیر و سیاحت کا ذکر قرآن میں کیا گیا ہے - اسپر آجکل بہت کم نظریں پڑتي ہیں - سورۂ توبہ میں خدا کے سچے مومنوں کي فضیلتیں بیان کي ہیں اور بتلایا ہے کہ ایمان و ہدایت کے یکے بعد دیگرے مدارج کتنے ہیں ؟ :

التائبـــون العـــابدون الحامدون السـائحون الراكعـون الساجدون الامــرون بالمعـــروف والنـــاهون عن المنكر و الحـــافظون لحـــدود الله - و بشر المومنین (٩ : ١١٣)

توبہ کرنے والے ‘ اللہ کے عبادت گذار ‘ اسکي حمد و ثنا میں رطب اللسان ‘ اسکي راہ میں سیر و سفر کرنے والے ‘ اسکے آگے جھکنے والے اور سجدے میں گر پڑنے والے ‘ نیکي کا حکم اور بدیوں سے روکنے والے ‘ نیز اُن تمام الہي حدود کي دنیا میں حفاظت کرنے والے جو اللہ نے مقرر کردي ہیں !

اس آیۃ کریمه میں سب سے پہلے توبہ کرنے والوں کا ذکر ہے - پھر عبادت گذاروں کا ‘ پھر حمد الہي میں رطب اللسان رہنے والونکا ‘ پھر تیسرے درجہ پر ان لوگوں کا جو " السائحون " میں سے ہیں - یعنے سیر و سیاحت کرنے والے ہیں ‘ اور جنکے ولولۂ سیاحت و سیر فی الارض میں اپنے وطن کي دامنگیري ‘ عزیز و اقربا کي محبت ‘ گھر کا آرام و راحت ‘ سفر کے شدائد و مصائب ‘ کوئي چیز بھي مانع نہیں ہوتي - علم و انسانیۃ کي خدمت اور تبلیغ حق و صداقت کي راہ میں انکے قدم ہمیشہ دشت پیما ‘ اور رضاء الہي کي خاطر انکي زندگي ہمیشہ دو چار خطرات و مہالک رہتي ہے !

اس سے بڑھکر سیر و سیاحت اور سیر فی الارض کیلیے اور کیا حکم ہو سکتا تھا ؟ اسي حکم رباني کا نتیجہ تھا کہ مسلمانان سلف چند صدیوں کے اندر ہي اندر تمام دنیا کے گوشوں کوسوں میں پھیل گئے ‘ اور کبھي " طارق فاتح " نے اپنا گھوڑا مغرب و مشرق کے درمیاني سمندر میں ڈالکر جبل الطارق پر علم توحید نصب کیا ‘ اور کبھي " بیروني " نے شوق علم و تحقیق میں عرب و عجم کے دشت و جبل طے کر کے ملتان اور پنجاب کي متعصب اور پر خطر سر زمین کو برسوں تک اپنا موطن و ملجا بناے رکھا !

* * *

مسلمانوں کي سیر و سیاحت کے واقعات اگر قلمبند کیے جائیں تو ایک بہت بڑي ضخیم مجلد صرف اسي موضوع پر مرتب ہو جاے - دنیا کا چپہ چپہ انکي سیر و سیاحت کا شاہد ہے - مغرب و مشرق کے ہر حصے میں اسلام کے آثار خالدہ انکي جہاں نوردیوں کا افسانہ سنا رہے ہیں - ابن حوقل ‘ البیروني ‘ ابن جبیر ‘ ابن بطوطہ ‘ علامۂ مقدسي ‘ اور قزویني صاحب اثار البلاد کے سفرنامے اور تصنیفات اب تک دنیا کے علمي ذخیرہ کا سرمایۂ ناز ہیں - ابو العباس نباتي کا تذکرہ تاریخوں میں پڑھا جا سکتا ہے ‘ جس نے فن طب کي تکمیل اور مفردات و عقاقیر کي تدوین کیلیے آٹھہ مرتبہ مشرق و مغرب کا سفر کیا - پھر اُن مسافران راہ تبلیغ حق اور مبشران صداقت و ہدایت کا شمار تو ممکن ہي نہیں ‘ جو پیغام توحید لیکر اپني اپني سر زمینوں سے اُٹھے ‘ اور دنیا کے بڑے بڑے حصوں کو مسخر کر لیا !

کونٹیس مولیٹر ایک عورت ہے اور یورپ کی علمی و سیاسی اغراض کی تکمیل کیلیے بڑي الو العزمی کا کام کر رھی ہے ‘ لیکن ہم کو بھی اُن مسلمان سیاح عورتوں کا حال معلوم ہے جو عہد گذشتہ میں محض علم و تحقیق کیلیے دنیا کے بڑے بڑے سفروں میں نکلتي تھیں ‘ اور یہ متاع بھي ایسي نہیں جو ہم نے اپنے بازار علم و تمدن میں نہ رکھی ہو !

علامۂ مقري نے نفح الطیب میں اُن سیاحوں کا ذکر کیا ہے جنہوں نے ممالک مشرقیہ سے اندلس (اسپین) تک کا سفر کیا تھا ‘ اور انکي تعداد تقریبا تین سو بتلائي ہے - وہ لکھتے ہیں کہ ان میں سات سے زیادہ مسلمان عورتیں بھي تھیں جنہوں نے محض تحصیل علم و حصول معلومات کیلیے سفر کیا تھا ! (١)

جب صرف ایک عہد اور ایک حصے کے سیاحین و سیاحات کا یہ حال تھا ‘ تو ظاہر ہے کہ تمام عہد اسلامي میں سیر و سیاحت کي کیا حالت رہي ہوگي ؟

* * *

لیکن افسوس کہ اب یہ ذکر ہمارے چہروں پر نہیں کھلتا - ہماري موجودہ حالت تمام خصوصیات ملي و اسلامي سے محروم ہے - ہم میں قرآني خصائص اور رباني اعمال بالکل مفقود ہوگئے ہیں ‘ اب ہم میں نہ " وہ راكعون الساجدون " ہیں جو " امرون بالمعروف " اور " ناهون عن المنکر " تھے - اور نہ وہ " سائحون العابدون " ہیں جو خدمت انسانیۃ و کشف حقائق و سرائر کي راہ میں ارض الہي کي سیر و سیاحت کرتے تھے - ہم غیروں میں ان ولولوں کو دیکھکر متعجب ہوتے ہیں ‘ حالانکہ دنیا کیلیے تعجب و تحیر کا تماشہ کبھي ہماري ہي اولوالعزمیوں اور سرگرمیوں کے اندر تھا - غلامي و محکومي ‘ ذلت و نکبت ‘ فلاکت و عسرت ‘ ادبار و تسفل کي مصیبتیں اٹھائینگے لیکن اپني اُس سرزمین کو کبھي نہ چھوڑینگے جو ہمارا بار اٹھانے سے اب عاجز آگئي ہے - ہمارے خدا نے اپني تمام زمین کو ہمارا وطن اور اپني تمام مخلوق کو ہمارا کنبہ بنا یا تھا - عزت و کامیابي ہي ہمارا اصلي گھر تھا - جہاں یہ نصیب ہوتي ‘ وہي ہماري زندگي کي اصلي بستي ہوتي :

یا عبادي الذین امنوا ! ان ارضي واسعـــــة !

اے وہ لوگو کہ اللہ پر ایمان لاے ہو ! جان رکھو کہ خدا کي زمین بڑي

[١] دیکھو نفح الطیب جلد ٢ - صفحہ ٣٢١ -

فایای فاعبدون ! !
کل نفس ذائقة الموت ،
ثم الینا ترجعون !
(۲۹ : ۵٦)

هي وسیع هے - اوسکے کسي ایک گوشے اور کونے هي کے هو کر نه رهجاؤ - اگر سیرو سیاحت میں موت سے ڈرتے هو تو موت کا مزه تو هر نفس کیلیے چکھنا ضروري هے ، اور ایک مرتبه تم سب کو همارے سامنے واپس آنا هے !

* * *

کونٹیس مولینٹر کے سفر میں کئي باتیں قابل غور هیں :

(۱) یورپ کا شوق سیاحت اور راه تحقیق و کشف میں اولوالعزمي که عورتوں تک میں یه ولوله سرایت کرگیا هے - همارے مرد گھر سے ایک دن کے فاصله پر بھي کہیں جانے کیلیے قدم نکالتے هیں تو دس دس مرتبه رک رک کر پیچھے دیکھتے هیں ، اور ایک ایک عزیز سے گلے مل ملکر رخصت هوتے هیں که دیکھیے اب کیا هو ؟ کونٹیس مولینٹر ایک نوجوان عورت هے - آرام و راحت کا وقت اور عیش حیات کي عمر رکھتي هے ، لیکن تن تنہا ایک پر خطر سفر کیلیے طیار هوگئي هے !

(۲) عرب کي سرزمین یورپ کي سیاسي طماعیوں کا عرصے سے نشانه بني هوئي هے - کچھه تو قدرتي اور سرزمیني موانع تھے - کچھه مذهبي بندشیں تھیں ، زیاده تر عربوں کی اجنبیوں سے نفرت تھي جس نے مدت تک اسکا دروازه یورپ پر بند رکھا - اسی کا نتیجه هے که یورپ کي غلامي کي لعنت سے اسکا اندروني حصه ابتک پاک هے -

لیکن بیس پچیس برس سے اب یه سرزمین بھي اجنبیوں کا جولانگاه بنگئي هے - طرح طرح سے بھیس بدلکے اور مکر و فریب کے طریقوں سے کام لیکر یوروپین سیاح پہنچتے هیں اور آهسته آهسته اپني راه نکال رهے هیں - اب ایک عورت مسلمان خاتون کے لباس میں نکلي هے - آمد و رفت اور تحقیق و تفتیش میں عورتوں کیلیے جو آسانیاں هیں ، وه مردوں کے لیے نہیں هو سکتیں - وه هر مقام پر جاسکتي هیں - قبیلوں اور گھروں میں رهسکتي هیں - عورتوں سے ملسکتي هیں - اس قسم کي سیاحتیں صرف اسلیے هیں تا که عرب کے بقیه محفوظ حصے کا طلسم کسي طرح ٹوٹے : یمکرون و یمکر الله ، و الله خیر الماکرین !

(۳) یورپ کا کوئي کام سیاست سے خالي نہیں هوتا - اسکي علمي خدمتیں ، مذهبي جماعتیں ، اشاعت علم و تمدن ، تحقیق و سیاحت ، مجالس و مجامع ، مالیات و اقتصادیات ، جسقدر بھي عملي شاخیں هیں ، ان میں سے کوئی شے بھي ایسي نہیں جس سے کوئي خاص سیاسي مقصد حاصل نه کیا جاتا هو - اس قسم کي سیاحتیں بھي گو بظاهر محض علمي و جغرافیائي تحقیق طر آتي هیں لیکن در اصل سیاسي اغراض و فوائد ان میں پوشیده هوتے هیں - کونٹیس مولینٹر اگر کامیاب هوئي تو انگلستان کے عربي مطامع کیلیے (لا قدر لله) یقیناً کوئي برا کام انجام دیگی -

(۴) اس کار گاه عمل کي امیر زادیاں اور محلات عیش کي پرورش یافته نازک عورتیں بھي کام کر رهي هیں مگر همارے عمال اور مزدور سو رهے هیں ! انکي مجلس طرب و عیش جسقدر مستعد هے ، کاش همارے سپاهي اسقدر سرگرم هوں !

اسئلة واجوبتها

واقعۂ ایلاء و تخییر

تفسیر ، حدیث ، اور سیرۃ کی ایک مشترک بحث

(٤)

(تطبیق و توجیه)

(۷) رهي یه بات که کیا یه ممکن نہیں که آیت تحریم کے شان نزول میں یه دونوں واقعات جمع کیے جاسکیں ، اور کوئي وجه تطبیق پیدا کي جاے ؟

حافظ ابن حجر نے اسکي خفیف سي کوشش کي هے ، لیکن سوال یه هے که ایسا کرنے کي همیں ضرورت هي کیا هے ؟ ایک واقعه کے متعلق صاف صاف اور صحیح و مستند روایتیں ان کتابوں میں موجود هیں جن سے زیاده صحیح اس آسمان کے نیچے حدیث کي کوئي کتاب نہیں - انکے خلاف جو روایتیں پیش کي جاتي هیں وه نه تو صحاح ستہ میں مروي هیں نه اصول فن کے اعتبار سے انہیں کوئي وقعت حاصل هے - صرف ایک روایت هے جسکي اسناد کو صحیح کہا جاتا هے لیکن اول تو اسمیں ماریه قبطیه کا قصه بیان نہیں کیا گیا هے ، پھر اسکي سند بھي منقطع هے ، اور روایت منقطع احادیث صحیحۃ مقبوله کے مقابلے میں حجت نہیں هوسکتي - (کما صرح به ابن الصلاح في المقدمه و النووي في شرح الصحیح) دوسرے طریق کا بھي یہي حال هے - اسکا راوي کثیر الخطا في الاسانید و المتون هے -

پس ایسي حالت میں همارے لیے کونسي مجبوري هے که هم ان روایات کے تحفظ کیلیے تطبیق و توجیه بارده و رکیکه کی زحمت اٹھائیں ، اور بے فائده احتمالات پیدا کریں ؟ صاف بات یه هے که حسب اصول و قواعد فن ان روایات کا کوئي اعتبار نہیں - جب صحیح و غیر صحیح میں تعارض هے تو غیر صحیح کو بلا تامل ساقط کیجیے - اسمیں تکلف کیوں هے ؟

یه تو بڑي هي عجیب بات هوگي که جو تخالف و تعارض ان روایات کے نا قابل قبول هونے کي سب سے بڑي دلیل هے ، اسي کو انکے تحفظ کیلیے محرک تطبیق و توجیه بنا یا جاے ؟

پھر اسپر بھي غور کرو که تطبیق کیلیے جو احتمال پیدا کیا جاتا هے وه کہاں تک موزوں اور قرین اعتبار هے ؟ حافظ ابن حجر لکھتے هیں : " فیحتمل ان تکون الآیة نزلت في السببین معاً " یعني ان دونوں روایتوں کو یوں ملایا جاسکتا هے که شهد کو حرام کرنے کا واقعه بھي هوا هوگا ، اور ماریه قبطیه کا قصه بھي پیش آیا هوگا - سورۂ تحریم کي آیات ایک هي وقت میں دونوں کیلیے اتریں -

لیکن یه توجیه کسي طرح بھي تسلیم نہیں کي جاسکتي - صحیح بخاري و مسلم وغیره کي روایات میں صاف صاف تصریح هے که آیت تحریم شهد کے واقعه کے متعلق اتري - خود حضرت عائشه جنکا اس واقعه سے حقیقي تعلق هے اور جو اسکے لیے اعلم الناس هو سکتي هیں ، صاف صاف فرماتي هیں که آیت کا شان

نزول یہي ھے - کہیں اسکا اشارہ تک نہیں ھے کہ اسکا سبب ماریۂ قبطیہ کا واقعہ بھي تھا - اگر اسے بھي اس آیت سے کوئي تعلق ھوتا تو ظاھر ھے کہ حضرۃ عائشہ ایک ایسے اھم سبب نزول آیت کو بالکل چھوڑ کر محض شہد کے واقعہ کو کیوں بلا وجہ مقدم رکھتیں اور بیان کرتیں ؟ پھر امام بخاري و مسلم اور جامعین صحاح اربعہ نے اس آیت کے شان نزول کیلیے خاص ابواب قرار دیے اور ان میں صرف اسي سبب کو درج کیا - کونسي وجہ بیان کي جاسکتي ھے کہ اِن تمام اساطین فن و ائمۂ عظماء حدیث نے بکسر اس دوسرے سبب کو چھوڑ دیا ؟

اگر کہا جاے کہ کسي وجہ سے یہ واقعہ امام بخاري و مسلم تک نہیں پہنچا ' اور جو روایتیں اُنہیں ملیں وہ انکي شروط پر نہ اُتریں - اسلیے ترک کردیں ' تو اول تو ایسا ھونا ھي خود انکي تضعیف کا کافي ثبوت ھے - ثانیاً صرف شروط بخاري و مسلم ھي کا یہاں سوال نہیں ھے - تمام کتب صحاح میں نہونے سے تو ثابت ھوتا ھے کہ کسي کے نزدیک بھي لائق قبول ثابت نہ ھوئیں - ثالثاً - یہ واقعہ کوئي معمولي بات نہ تھي - ایک نہایت اھم واقعہ تھا - کیونکر تسلیم کیا جا سکتا ھے کہ ایک ایسے اھم واقعہ کو جسکا قران حکیم کي ایک آیت سے تعلق ھو ' امام بخاري و مسلم و مولفین صحاح نے چھوڑ دیا ھو ؟

گذشتہ ازاں ' ایک ھي آیت کا دو مختلف واقعات کے متعلق اُترنا ایک ایسا دعوا ھے جو محض احتمالات کي بنا پر تسلیم نہیں کیا جاسکتا - علی الخصوص جبکہ قران کریم کي آیت سے دو مختلف واقعات ھونے کا کوئي ثبوت نہیں ملتا -

چنانچہ حافظ ابن کثیر کو بھي اسکا اعتراف کرنا پڑا - دونوں روایتوں کو جمع کرنے کا ذکر کرکے لکھتے ھیں : " و فیہ نظر - و اللہ اعلم " (ابن کثیر - جلد ۱۰ - صفحہ ۲۱) -

(خلط مبحث)

اصل یہ ھے کہ اس واقعہ میں ساري پیچیدگي ایک طرح کے خلط مبحث سے پیدا ھوگئي ھے ' اور مختلف واقعات کو جو بالکل الگ الگ واقع ھوے ' ایک ھي واقعہ کے سلسلے میں ملا دیا ھے -

سورۂ تحریم سے معلوم ھوتا ھے کہ حضرۃ سرور کائنات کو کئي واقعات پیش آے تھے :

(۱) ازواج مطہرات اور علي الخصوص دو بیویوں کا طلب نفقہ کیلیے مظاھرہ کرنا : وان تظاھرا علیہ فان اللہ ھو مولاہ - الخ -

(۲) افشاء راز : و اذ اسرّ النبي الی بعض ازواجک - الخ -

(۳) کسي حلال چیز کا اپنے اوپر حرام کرلینا : لم تحرم ما احل اللہ لک ؟

یہ تین الگ الگ واقعات ھیں ' اور آنحضرت کا ایلاء کرنا اور بیویونسے کنارہ کش ھونا صرف پہلے ھي واقعہ کا نتیجہ ھے - افشاء راز کے واقعہ سے اور کسي حلال شے کو اپنے اوپر حرام کرلینے سے ایلاء کو کوئي تعلق نہیں -

اسکے صریحي ثبوت گذشتہ نمبروں میں گذر چکے ھیں - سب سے بڑا ثبوت خود سورۂ تحریم ھے - احادیث سے بالاتفاق ثابت ھے کہ جب ایلاء کي مدت ختم ھوئي تو آیۃ تخییر نازل ھوئي - پس اب چاھیے کہ اسي آیت میں ایلاء کے سبب کو ڈھونڈ ھیں کہ وہ کیا تھا ؟ کیونکہ ایلاء کے سبب اصلي کا جواب اس آیت میں دیا گیا تھا اور آئندہ کیلیے اسکا سد باب کیا گیا تھا - جو سبب اس سے معلوم ھوگا ' وہ ایلاء کے متعلق قران کي ایک ایسي داخلي و محکم شہادت ھوگي جسکے بعد کوئي گنجایش ایں و آں کي باقي نہ رھیگي -

پس دیکھو کہ اس آیۃ میں حق سبحانہ نے ازواج مطہرات سے فرمایا کہ تمہارے سامنے دنیا و آخرت دونوں موجود ھیں - ان میں سے ایک چیز کے ھو رھو - اس سے معلوم ھوا کہ ایلاء کا سبب قطعاً دنیا طلبي ھي تھي - اگر ایسا نہ ھوتا تو ازواج مطہرات کے سامنے آخرت کو کیوں پیش کیا جاتا ؟

(تشریح مـــزیـد)

حقیقت یہ ھے کہ ایلاء کا سبب اصلي بجز توسیع نفقہ کي خواھش کے اور کچھہ نہ تھا - ازواج مطہرات آرام و راحت کي گودوں سے اٹھکر حجرۂ نبوت و رسالت کے عالم زھد و فقر میں آئي تھیں - انھیں اپني تنگي و عسرت بار بار محسوس ھوتي تھي ' اور زبانوں سے حرف شکایت بنکر نکلتي تھي - آنحضرۃ (صلی اللہ علیہ و علی ازواجہ و آلہ و اصحابہ و سلم) اپنی حسن عشیرۃ اور فطري شفقت و رحمت کي وجہ سے شکایات سنتے ' اور خاموش رھجاتے - اگر مضمون بہت بڑہ نہ گیا ھوتا تو میں صحیح مسلم کي ایک اور روایت اس بارے میں نقل کرتا - اس روایت کا خلاصہ یہ ھے کہ ایک دن حضرۃ ابو بکر اور حضرت عمر (رض) آنحضرۃ (صلعم) کي خدمت اقدس میں حاضر ھوے - بعض ازواج مطہرات بھي بیٹھي تھیں - پوري مجلس پر سکوت طاري تھا اور خود حضور کي خاموشي سے انکے طبع مبارک کي افسردگي اور تکدر کا پتہ چلتا تھا - حضرۃ عمر نے چاھا کہ کسي طرح حضور کي افسردگي دور ھو - عرض کي : یا رسول اللہ ! اس وقت ایک ایسا معاملہ پیش آیا جو بڑا ھي پر لطف تھا - میري بیوي نے مجھسے نفقہ طلب کیا ' اور لگي اصرار کرنے میں بے ساختہ اٹھا اور جھٹ اسکي گردن پکڑکے دبا دي !

آنحضرۃ یہ سنکر بے ساختہ ھنس پڑے - پھر فرمایا کہ یہ جو میرے پاس بیٹھي ھیں (ازواج مطہرات) یہ بھي یھي چیز (نفقہ) طلب کرتي ھیں -

حضرۃ ابو بکر اور حضرۃ عمر (رض) دونوں غصے میں آگئے - بے اختیار اٹھے کہ اپني اپني صاحب زادیوں (یعني حضرۃ عائشہ اور حضرۃ حفصہ رض)) کو ماریں - انھوں نے کہا کہ " تم اللہ کے رسول سے وہ چیز مانگتي ھو جو اُسکے پاس نہیں ھے ؟ " آنحضرۃ نے اسقدر سختي کرنے سے اُنھیں روکا اور بات آئي گئي ھوئي -

اس روایت سے نیز اسکے دیگر ھم مطلب روایات سے ثابت ھوتا ھے کہ طلب نفقہ کا ازواج مطہرات کو بہت خیال تھا اور وہ بار بار توسیع کے لیے اصرار کرتي تھیں - اس روایت میں صحبت کي خاموشي اور آنحضرۃ کا تکدر طبع اس امر کا ثبوت ھے کہ انکے آنے سے پہلے ازواج مطہرات نے توسیع نفقہ کیلیے اصرار کیا تھا ' اور آنحضرۃ اسکي وجہ سے افسردہ طبع تھے -

یہ اصرار بڑھتے بڑھتے جب اس حد تک پہنچ گیا کہ تمام بی بیوں اور علی الخصوص حضرۃ عائشہ اور حضرۃ حفصہ نے اسکے لیے ایکا اور مظاھرہ کیا ' تو آنحضرۃ کے طبع مبارک پر بہت شاق گذرا اور آپنے ایلاء کي قسم کھا لي - عقلاً اور درایتاً بھي (حالانکہ ھم نے تمام مبحث میں صرف روایتاً نظر ڈالنا ھي کافي سمجھا ھے) ایک ایسي کنارہ کشي اور علحدگي کیلیے یہي سبب اصلي اور حقیقي ھوسکتا ھے -

مخالفین منکرین اور معاندین شیاطین نے اس خلط مبحث سے یہ فائدہ اُٹھایا کہ ایلاء کا سبب ماریۂ قبطیہ کا قصہ قرار دیدیا ' اور پھر اس سے یہ استدلال کیا کہ آپکي زندگي میں (نعوذ باللہ) ایسے ناگفتہ بہ واقعات پیش آتے تھے ' جنکي وجہ سے تمام بي بیاں ناراض ھو ھوجاتي تھیں ' اور آپ ایک ایک مہینے تک انسے روٹھکر خانہ نشیں رھتے تھے - آپکے دوست کے مسیحي معلم نے بھي اسي فریب سے کام لیا ھے : واللہ یعلم انھم لکاذبون !

مذاکرۂ علمیہ

تاریخ قدیم کا ایک فراموش شدہ صفحہ!

نامہ بر کبوتر!

عہد قدیم کی تار برقی اور طیارات!

مشاطۂ عالم نے همیں کچهه اسطرح اپنی نئی نئی سحر ادائیوں اور دلفریبیوں میں مسحور کرلیا ہے کہ اُسکے عہد گذشتہ کے بہت سے دلچسپ افسانے بالکل خواب و خیال هوگئے هیں ' حتی کہ نئی دلچسپیوں کی مشغولیت میں کبهی انکا خیال بهی همارے دماغوں میں نہیں گذرتا!

هم میں سے کتنے هیں جو ٹائیٹنک اور امپریس کی غرقابی کا حادثہ سنکر اُن چهوٹی چهوٹی کشتیوں کو بهی یاد کرلیتے هونگے' جنهیں کبهی بحر خزر اور قلزم کی موجوں میں انکے با همت اسلاف کی بحری اولوالعزمیاں بے خوف و خطر ڈالدیتی تهیں؟ یا اُن باد بانی جہازوں کی پرانی تصویروں پر ایک نظر ڈال لیتے هونگے جو عہد قدیم کی تمدنی ترقیات کے انتہائی سر و سامان تهے' اور جنکے ذریعہ بالکل اسی طرح آرام جو اور حیات پسند انسان بڑے بڑے قہار سمندروں کو طے کرتا تها' جس طرح آج یورپ اور امریکہ کے عیش دوست سیاح انطلانطیک کے طوفانوں پر سے تاش کهیلتے هوے اور اُسکے ایوان رقص میں سرور و نشاط کی سرگرمیوں کے مزے لوٹتے هوے گذرا کرتے هیں؟

جبکہ هم میکسم توپوں کے عظیم الشان کارخانوں کا حال پڑهتے هیں تو همیں بہت کم یاد آتا ہے کہ رومیوں نے بیت المقدس کی دیواروں پر منجنیقوں سے پتهر برساے تهے - اور شاید هم میں صرف تاریخ قدیم کی ورق گردانی کرنے والے اور آثار قدیمہ کے عجائب خانوں کے علماء و مصنفین هی کو یہ یاد رها هوگا کہ کسی زمانے میں انسانوں نے اُن فوائد کو حاصل کرنے کیلیے جو آج پریس کی مشینوں سے حاصل کیے جاتے هیں' لکڑی کے حروف بناے تهے اور انکے ذریعہ ایک تحریر کی متعدد نقلیں بغیر دو بارہ لکهنے کے حاصل کرلیتے تهے!

اصل یہ ہے کہ انسان ماضی کو کسی مقدس دیوتے کی طرح پوجتا تو ضرور ہے مگر اسکے افسانوں کو یاد رکهنے کی بہت کم پروا کرتا ہے - اسکی اصلی مشغولیت زمانۂ حال میں هوتی ہے - وہ صرف موجود اور حاصل هی کا مطالبہ کرتا ہے - البتہ مستقبل بهی اسکے لیے دلکش ہے - کیونکہ انسانی دلفریب امیدیں اور سرمست آرزوئیں [illegible] هیں' اور اس متعلق غفلت و فراموشی کیلیے امیدوں کا وجود اسقدر دلچسپ هوتا ہے کہ بسا اوقات زمانۂ حال کی موجود و حاصل مشغولیتوں کو بهی بهلا کر صرف مستقبل هی کی حسرتوں میں اپنی پوری عمریں بسر کردینا ہے!

لیکن انسان کی سب سے بڑی غلطی یہی ہے - مستقبل پر اُسے اختیار نہیں' اور حال هی ماضی کا جانشیں اور اُسکے ترکے کا وارث ہے -

پس اسکے لیے جو کچهه سرمایۂ فلاح و مراد ہے' وہ صرف ماضی هی کی یاد اور اسیکے نتائج و عبرت کے درس و بصیرت میں رکها گیا ہے - اسی لیے نوع انسانی کی سب سے بڑی کتاب هدایت نے بار بار واقعات گذشتہ' تاریخ حوادث' اور سوانح ماضیہ کے یاد رکهنے اور سوچنے اور سمجهنے کی وصیت کی:

قل سیروا فی الارض' فانظروا کیف کان عاقبة الذین من قبل؟ (۳۰ : ۳۱) -	خدا کی زمین پر پهرو اور سیر کرو' اور دیکهو کہ جو آبادیاں اور اقوام تم سے پہلی تهیں' انکا نتیجہ کیا هوا؟
اولم یسیروا فی الارض فینظروا کیف کان عاقبة الذین من قبلهم' و کانوا اشد منهم قوة؟ (۳۵ : ۴۳)	کیا لوگ زمین پر سیاحت نہیں کرتے اور نہیں دیکهتے کہ جو قومیں انسے پہلے تهیں انکا کیا نتیجہ هوا؟ حالانکہ وہ انسے قوة و عظمت میں کہیں بڑهی هوئی تهیں!

پهر جا بجا واقعات ماضیہ کی طرف اشارہ کرکے تاریخ گذشتگان پر توجہ دلائی' اور کہا کہ فاقصص القصص' لعلهم یتفکرون (۷ : ۱۷۵) لقد کان فی قصصهم عبرة لاولی الالباب (۱۲ : ۱۱۱) ان فی ذالك لایات لقوم یسمعون! (۱۰ : ۶۷)

* * *

دنیا نے همیشہ اپنے کاموں اور ضرورتوں کو پورا کیا ہے - جبکہ یہ عجیب و غریب آلات و وسائل کار نہ تهے جو آج هم اپنے چاروں طرف دیکهہ رهے هیں' جب بهی دنیا اسی طرح آباد تهی جیسی کہ اب آباد ہے' اور جب بهی بالکل اسی طرح اسکی تمام ضرورتیں پوری هوتی تهیں جس طرح کہ اب پوری هو رهی هیں!

موجودہ عہد میں جبکہ سفر کیلیے برق رفتار ریل اور اسٹیمر' خبر رسانی کیلیے تار برقی اور لا سلکی' اشاعت علوم و فنون کیلیے پریس اور مطبوعات' اور اسی طرح هر انسانی احتیاج کیلیے انتہائی وسائل و ذرائع موجود هیں' اور جبکہ هم ان تمام نئے وسائل و اسباب کے اپنی زندگی میں کچهه اسطرح عادی هو گئے هیں کہ اگر ایک دن کیلیے بهی یہ هم سے واپس لیلیے جائیں تو هم نقل و حرکت اور کاروبار زندگی سے بالکل معذور هو جائیں' تو بسا اوقات یہ خیال کرکے همیں تعجب هوتا ہے کہ جس زمانے میں یہ چیزیں دنیا والوں کے پاس نہ تهیں' اُس وقت کیونکر انکی زندگی بسر هوتی تهی؟ کیونکر وہ سفر کرتے تهے؟ کیونکر ضروری خبروں کو حاصل کرتے تهے؟ یہ کیسے ممکن تها کہ بغیر پریس کے اور بغیر چهپی هوئی کتابوں کی بڑی بڑی دکانوں کے وہ علم حاصل کرتے تهے اور اپنے عہد سے پہلوں کی اور اپنے معاصروں کی تصنیفات مطالعہ کیلیے مہیا هو جاتی تهیں؟

لیکن حقیقت یہ ہے کہ جس وقت دنیا میں اسباب و وسائل میں سے کچهه بهی نہ تها' اُس وقت بهی دنیا اور دنیا والوں کی ضرورتیں پوری هوتی تهیں جبکہ چند ابتدائی وسائل پیدا هوے' جب بهی اسی طرح دنیا نے امن اور چین سے زندگی کاٹی' اور پهر جبکہ یہ سب کچهہ موجود نہ تها جسکی هماری زندگی اسقدر عادی هوگئی ہے' تو اس وقت بهی دنیا اپنے کاموں کو اسی طرح بغیر

بھاپ اور بجلي کے انجام دے لیتي تھي' جس طرح آج قدم قدم پر ان عظیم الشان طاقتوں سے ہم مدد لیتے ھیں اور اُن پر مغرور ھیں !

* * *

یہ کیسي عجیب مگر دلچسپ بات ھے کہ جو کام آج انسان بجلي اور بھاپ کي حیرت انگیز قوتوں سے لینے پر نازاں ھے ' وہ کسي زمانے میں ایک نہایت معمولي اور حقیر جانور سے لیا جاتا تھا ' اور جبکہ ریل کي گاڑیاں ڈاک کے تھیلے لیکر نہیں جاتي تھیں اور تار کے سلسلوں سے دور دراز ملکوں میں باھم خبر رساني کو اسطرح آسان نہیں کر دیا تھا ' تو نامہ برکبوتروں کے غول تھے' جو اپني نازک نازک گردنوں میں خطوط کي امانت لیکر اور بڑے بڑے میدانوں اور دریاؤں پر سے گذر کے مکتوب الیہ تک پہنچتے تھے ' اور جس طرح آج تاربرقي کے ھرجگہ اسٹیشن ھیں' بالکل اسیطرح اِن بے زبان پیام بروں کے اڑنے اور اُترنے کیلیے بلندیوں پر اسٹیشن بنائے جاتے تھے !

نامہ برکبوتروں کا وجود عہد قدیم کي ایک نہایت مشہور اور بڑي ھي دلچسپ کہاني ھے - اسکا سلسلہ نصف صدي پیشتر تک بڑي بڑي آبادیوں میں جاري تھا - اب بھي دنیا سے بالکل مفقود نہیں ہوا ھے - بڑي بڑي لڑائیوں اور جنگي حصاروں کے

ایک مستقل فن بنگیا تھا جسمیں متعدد کتابیں بھي تصنیف کي گئیں - انکا ذکر تاریخوں میں موجود ھے

حال میں رسالہ " سائنتفک امریکن " نے ایک مضمون نگار سے نامہ بر کبوتروں کے متعلق ایک نہایت دلچسپ مضمون لکھا ھے اور بہت سي تصویریں بھي دي ھیں اسے دیکھکر مسلمانوں کے عہد گذشتہ کي وہ ترقیات یاد آگئیں جنکا تفصیلي تذکرہ سیوطي اور مقریزي وغیرہ نے مصر کي تاریخوں میں کیا ھے - ھم سب سے پہلے اس مضمون کا ترجمہ ھدیۂ قارئین کرام کرتے ھیں - اسکے بعد دوسرے نمبر میں مسلمانوں کے عہد کي ترقیات تفصیلي طور پر درج کرینگے' اور اُن واقعات کا بھي حال لکھینگے جن میں مسلمانوں نے نامہ برکبوتروں سے بڑے بڑے کام لیے تھے اور اُنکي پرورش و تربیت کو ایک باقاعدہ فن بنا دیا تھا -

* * *

(فرانس میں نامہ برکبوترونکي درسگاہ)

سائنتفک امریکن کا مقالہ نگار لکھتا ھے :

" یہ خیال کیا جاسکتا ھے کہ موجودہ عہد علمي میں جبکہ تاربرقي اور ھوائي طیارات کي ایجادات نے دنیا کے تمام گوشوں کو ایک کردیا ھے' ان تیز رو اور وفادار پیغامبروں کي کچھہ ضرورت نہ رھي'

اعلی نسل اور قسم کے نامہ بر کبوتر جو فرانس میں باقاعدہ طور پر نامہ بري کیلیے طیار کیا جاتا ھے !

زمانے میں انسے کام لینا ھي پڑتا ھے جب نئي دنیا کي بڑي بڑي قیمتي اور مغرورانہ ایجادیں کام دینے سے بالکل عاجز ھو جاتي ھیں - حکومت فرانس نے تو اب تک اِنکے باقاعدہ اھتمام اور پرورش کے کام کو باقي و جاري رکھا ھے !

اِن امانت دار پیامبروں نے دنیا میں خبررساني کي عجیب عجیب خدمتیں انجام دي ھیں اور احسان فراموش انسان کو بڑي بڑي ھلاکتوں سے بچایا ھے جہاں انسان کي قوتیں کام نہ دیسکیں' وھاں انکي حقیر ھستي کام آگئي !

* * *

ھمارے عالم حسن و عشق کے رازدارانہ پیغاموں کیلیے اکثر انھیں سفیروں سے کام لیا گیا ھے - عشاق بے صبر کو انکا انتظار قاصد بے مہر کے انتظار سے کچھہ کم شاق نہیں ہوتا - شعرا کي کائنات خیال میں بھي خبررساني و پیامبري صرف انھي کے سپرد کردي گئي ھے' اور فارسي شاعري میں تو " عظیم الشان " بلبل کے بعد اگر کسي دوسرے وجود کو جگہ ملي ھے تو وہ یہي مسکین کبوتر ھے !

* * *

مسلمانوں نے بھي اپنے عہد تمدن میں اِن پیامبروں سے بڑے بڑے کام لیے تھے - حتی کہ نامہ برکبوتروں کے اقسام و تربیت کا کام

جنہوں نے جنگ جرمني و فرانس میں بڑي بڑي گرانقدر خدمات انجام دي تھیں (۱) - حقیقت یہ ھے کہ بہت سے لوگوں کا یہي خیال ھے - وہ کہتے ھیں کہ نئي ایجادات نے حالت بدلدي ھے اور اب نامہ بر کبوتر صرف چند بوڑھے شکاریوں ھي کے کام کے رھگئے ھیں !

مگر ایسا خیال کرنا بہت بڑي غلطي ھوگي - جو توجہ کہ اسوقت یورپ کي حکومتیں خصوصاً حکومت فرانس ان پرندوں پر کر رھي ھے' اس سے معلوم ہوتا ھے کہ ابھي تک وہ خدمت فراموش نہیں ھوئي ھے جو ان مسکین پرندوں نے حملۂ جرمني کے زمانے میں محصورین پیرس کي انجام دي تھي !

اسوقت فرانس کے یہاں ۲۸ فوجي کبوتر خانے ھیں جو اسکے تمام قلعوں میں علی الخصوص اُن قلعوں میں جو مشرقي سرحد میں واقع ھیں' پھیلے ھوے ھیں - یہ کبوتر خانے جو انجنیئرنگ کور کے زیر انتظام ھیں' افزایش نسل اور تربیت کے لیے وقف کردیے گئے ھیں -

مجھے ان فوجي کبوتر خانوں میں جانے کے لیے اور خاص اجازت حاصل کرنے میں کامیابي ھوئي جو پیرس کے قلعوں کے قریب مقام (v.ugirard) میں واقع ھیں - یہاں کے حکمران افسر نے مجھے اس عجیب جانور کي فزایش اور تربیت کا نظام سمجھا دیا - قارئین کرام

تو یہ سن کر تعجب ہوگا کہ ان پرندوں کی صحت پر کس قدر زیادہ صرف [illegible] ہے - [illegible] ورزش کو بہت دخل ہے اور اسی [illegible] کی [illegible] سے ہمیشہ تندرست رہتے رہیں

[illegible] اسیطرح [illegible] مکانات میں کبوتروں کی دھاندلی [illegible] ہوتی ہیں - ہر ایک کے ایک روش کے [illegible] ہوتی ہے - روش پر بقدر اور اس پر [illegible] ایک تہہ ہوتی ہے تا کہ [illegible] میں آلودہ نہ ہو پائیں - کبوتر [illegible] زیادہ پانی نہ پھینک سکیں [illegible] ڈھابلیوں کی [illegible] رکھے ہوے پانی کا سامان موجود ہے کہ [illegible] برتن [illegible] جاتے ہیں تا کہ [illegible] آزادی سے نہا سکیں اور اسطرح مہلک جراثیم سے محفوظ ہو سکیں -

ہر خانے میں ہوا کی آمد و رفت کا عمدہ انتظام کیا گیا ہے - ہر کبوتر کے جوڑے کو ۲۷ فیٹ مکعب اور ہر بچے کو ۹ فیٹ مکعب جگہ دیگئی ہے - اس خیال سے کہ ہوا کی گردش میں سہولت ہو گرمی یا سرد ملکوں کے علاوہ اور [illegible] ڈھابلیوں کی چھتیں [illegible]

[illegible] ڈھابلیوں [illegible] [illegible] حدل [illegible] ڈھابلیاں [illegible] کے پاس [illegible] جائیں [illegible] تدریجاً انھیں رحمی کر سکتے ہیں -

بڑے بڑے درخت اور اونچی اونچی عمارتیں بھی قابل اعتراض سمجھی جاتی ہیں - کیونکہ اس وجہ سے ان کبوتروں کو [illegible] بیٹھنے کے مواقع ملجاتے ہیں اور آرے سے جی چرانے لگتے ہیں - گوشت والے جانوروں مثلاً (urdonta) کی روک کے لیے شیشہ دار پنجرے چونچوں میں [illegible] جاتے ہیں پاس کی چمنی پر لوہے کا جال لگا رہتا ہے تا کہ چمنی میں بچے نہ گر سکیں تمام کبوتر خانوں اور [illegible] میں [illegible] لگا ہوا ہے -

یہ قاعدہ ہے کہ ہر کبوتر خانے میں ۱۰۰ کبوتر ایسے ہوتے ہیں جو [illegible] میں [illegible] کے لیے تیار کیے جاتے ہیں - اس معین طاقت کے [illegible] ایک سو بیس جوان کبوتروں کے ایک [illegible] سو بچوں کا جو اسی سال پیدا ہوے ہوں ایک [illegible] (Imfirmary) اور ایک دار التجربہ (Laboratory) [illegible] ہے

ان [illegible] میں [illegible] ان بچوں میں سے انتخاب کیے جاتے ہیں جنکی عمر [illegible] کی ہوتی ہے اور جو انھی تک اپنے ان پیدائشی خانوں سے باہر نکلے جنمیں وہ پیدا ہوے ہیں -

صحت اور غذا کی نگرانی کے خیال سے پہلے ۴ یا ۵ دن تک انکی دیکھ بھال رہتی ہے اسکے بعد خانے سے نکلنے اور ادھر ادھر [illegible] بھیجنے کی اسطرح حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ بغیر ڈرائے ہوے (تاکہ وہ اپنے داخلے کا دروازہ پہچان سکیں) نکل بھاگنے کا انہیں موقع دیا جاتا ہے کہ [illegible] روز ۳ بجے دن کو کی جاتی ہے -

جب اس نو آبادی میں جوان کبوتر ملا دیے جاتے ہیں تو یہ [illegible] بہت دیر تک جاری رہتی ہے - تازہ وارد کبوتر پہلے تو ایک معتدبہ [illegible] علحدہ بند رکھے ہیں - اسکے بعد پرانے رہنے والوں کے ساتھہ ملا دیے جاتے ہیں آخر میں انکی اگلی پانچ پانچ یا چار چار [illegible] کے قریب کتر دی جاتی ہیں تا کہ موسم بھر اڑ نہ سکیں - جب پر جھاڑنے کا زمانہ آتا ہے تو ان کتری ہوئی کلیوں کی جگہ پوری پوری نئی کلیاں نکل آتی ہیں -

قابل خدمت ٹکریوں میں (ٹکریاں فوجی اصطلاح میں کور Corps کہلاتی ہیں) ماہ مئی کے قریب ۲ برس سے لیکے ۸ برس تک کے ۱۰۰ کبوتر ہوتے ہیں - انمیں اکتوبر تک ۶ مخصوص [illegible] اور ۱۸ مہینے کے ایسے ۲۳ پٹھے نوجوان بڑھا دیے جاتے ہیں جو تعلیمی معرکوں میں حصہ لیچکے ہیں -

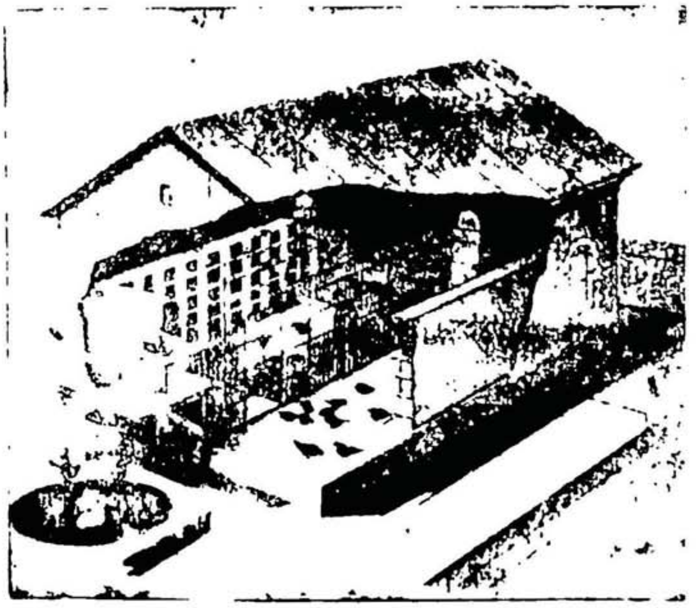

[illegible] کبوتر خانے کی [illegible] اور [illegible] کا [illegible]

کھانے کے لیے سیم، مٹر [illegible] اور [illegible] کا [illegible] دیا جاتا ہے جو برابر سال بھر تک جمع ہوتا رہتا ہے [illegible] کی مقدار فی کبوتر [illegible] ڈیڑھہ اونس ہوتی ہے جو تین وقتوں میں یعنی صبح دوپہر اور ۳ بجے دن کو دی جاتی ہے - اسکے علاوہ [illegible] چونا، دریا کی عمدہ بالو، انڈے کے چھلکے اور گھونگے بھی ہم وزن پسے ہوے ملتے ہیں - یہ مرکب جسے نمک آمیز زمین (Solted Earth) کہتے ہیں ہمیشہ انکے پنجروں میں پڑا رہتا ہے -

بہار کے زمانے میں اس کا خیال رکھنا چاہیے کہ دو ملتے یا دو بہت ملتے رنگ کے کبوتروں میں، یا [illegible] رشتہ دار کبوتروں میں، یا ایک دوسرے سے بیحد ملتے ہوے کبوتروں میں جوڑا نہ لگنے پاے - جوڑا صرف ایسے کبوتروں میں قائم کرنا چاہیے جنکی آنکھوں اور پروں کے رنگ مختلف ہوں - چھوٹے بڑے جوان بوڑھے، باہم مانوس اور غیر مانوس کبوتروں میں اوٹ ضرور بنا دینی چاہیے

جب چند دنوں تک ایک ساتھہ علحدہ بند رکھنے سے جوڑا لگ جاے تو پھر انہیں کمرہ میں آزادی سے پھرنے دینا چاہیے جوڑا لگنے کے بعد سے ۴۰ دن کے اندر مادہ انڈے دیتی ہے اور اسکے بعد ۱۷ دن تک سیتی ہے - جب بچے ۴ یا ۵ ہفتے کے ہوجاتے ہیں اور دانہ چگنے لگتے ہیں تو ماں باپ سے علحدہ کرکے ایک ایسے حجرے یا کمرہ میں رکھدیے جاتے ہیں جسمیں زاید سے زاید دھوپ آتی ہو [illegible] دوسری جھولی کے یا موسم خزاں کے انڈے نہیں رکھے جاتے - کیونکہ انکے بچے مرے ہوے ہیں اور بیقاعدہ پر جھاڑنے لگتے ہیں

(لها بقية صالحة)

شئون عثمانیه

اسلام کسی بیکسی اپنے گھر میں

فلسطین میں صہیونی یہودي اور مسلمان

هم روتے هیں که اسلام ان ممالک میں ذلیل و پامال هو رها هے جو هماري بد اعمالیوں کي بدولت مسیحي استعمار (یعني نو آبادیوں) کي بد بختي میں گرفتار هیں ' لیکن اگر هم موجوده شئون و حالات کا ایک غلط انداز نظر سے بهي مطالعه کریں تو صاف نظر آجاے که اب همارے ضعف و انحطاط کا یه عالم هوگیا هے که فرزندان اسلام خود اپنے گهر میں اور اپنے زیر دستوں کے هاتهوں بهي مقهور و مظلوم هو رهے هیں !

فلسطین وه مقام هے جس پر ایام مظلمه میں مسیحیت کي خوفناک خونیں کوششوں ' اور موجوده عهد تمدن میں یورپ کے پر فریب سیاسي دسائس کے با وجود ' آج تک اسلام کا پرچم توحید لهرا رها هے -

با ایں همه وهاں کي موجوده حالت نهایت درد ناک اور ماتم انگیز هے -

فلسطین اس سلسلۂ مضامین کي ایک مستقل کڑي هے جو هم بقیه " عالم اسلامي " کے عنوان سے شائع کرنا چاهتے هیں - مختلف دول یورپ کا نفوذ ' انکے مصالح و اغراض کا تعارض و تصادم ' یهودیوں کا هجوم و استیلاء ' مسلمانوں کي حسرتناک مغلوبیت و کس مپرسي ' اسکے ضروري مگر دل فگار و گریه انگیز نقطه هاے بحث هیں جنهیں سر دست نهیں چهیڑینگے - صرف دو ایک واقعات کے بیان پر اکتفا کرینگے جو تازه عربي ڈاک میں موصول هوے هیں :

ملکونکے انقلابات اور قوموں کي بیداري کي تاریخ کا یه ایک متواتر و مسلم واقعه هے که ظلم و فشار کي زیادتي ' هجوم و استیلاء کي شدت ' جبر و عدوان کي کثرت ' اور چیره دست و غالب قوم کي سبعیت و درندگي ' یعني تاخت و تاراج ' خونریزي سفاکي ' اور اسي طرح کے تمام مظالم کسي خاموش و افسرده ملک میں عالمگیر حرکت و بیداري اور ایک غافل و خوابیده قوم کے اندر عام احساس و تنبه پیدا کردیتے هیں - بشرطیکه اسکے بهلے دن آنے والے هوں -

گذشته نصف صدي سے عالم اسلامي پر ایک عام جمود و افسردگي طاري تهي - گو اسکے مختلف حصوں میں احساس و شعور کے آثار نمایاں هوے مگر در حقیقت وه ابتدائي لهریں تهیں جنکا وجود صرف سطح سمندر هي پر هوتا هے - اسکے نیچے یعني وسط و قعر حسب سابق خاموش و ساکن رهتے هیں !

لیکن گذشته دو خونیں سالوں نے عالم اسلامي کي حالت یکسر بدلدي - اب عربوں نے بهي جمود و تعطل ' اور محض ترکوں کے ساتهه معرکه آرائي کرنے کي سطح سے کسیقدر بلند هوکے نظریں ڈالي هیں ' اور انهیں اپنے وطن عزیز اور گهوارۂ اسلام میں اجنبي قوتونکے اثر کا غلبه ' پرانے دشمنوں کا تسلط ' اور زمین کے بهوکے فرنگیوں کا چاروں طرف ازدحام نظر آ رها هے - یه منظر قدرتاً انکي ایک نئي حرکت کا ذریعه هوا - انهوں نے اس عرصے میں وقتاً فوقتاً اپني موجوده حالات پر ماتم اور اس سے نجات کے لیے استغاثۂ و فریاد کي چیخیں بلند کیں - مگر یورپ کے مصري ذریات یعني المؤید ' المقطم ' اور لسان العال وغیره ان علائم و آثار کو ایسے خوفناک عنوانوں کے ساتهه شائع کرتے هیں جن سے عربوں اور ترکوں کے تعلقات کي پراني دشمني کو همیشه غذا ملتي رهے ' اور اختلاف کي وه خلیج وسیع سے وسیع تر هوجاے جسکے پاني سے یورپ کي امیدوں کا شجرۂ ملعونه و خبیثه سیراب هوتا رهتا هے !

چنانچه گذشته حرکت عربیه اور اسکے طرفدارونکے نزدیک لنچ کمپني کے دائرۂ اقتدار کي توسیع پر اهل عراق کي بے چیني ' مسلمانان فلسطین کي داخلي تدابیر مقاومت ' اور ملک و حکومت کي اطلاع کے لیے شور و فغاں کرنا اسي کا نتیجه هے -

صهیوني یهودیوں کے روز افزوں تسلط اور اقتدار و مظالم کا تذکره اس جلد کے کسي گذشته نمبر میں آچکا هے - آج ایک اور واقعه نقل کیا جاتا هے جسکو اس ظلم و ستم اور توهین و تذلیل کے صدها واقعات کا نمونه سمجهنا چاهیے جو یهاں برابر پیش آتے رهتے هیں -

" محمد عون آفندي ایک پر جوش و غیور شخص مقام زواره کا دولتمند تها - وه دیکهرها تها که یهودي رفته رفته تمام شهر پر قبضه کرتے جاتے هیں - اسلیے جب یهودیوں نے زواره کا ٹهیکه لینا چاها تو اس نے سخت مخالفت کي - مگر افسوس که اسکي کچهه نه چلي - یهودیوں کو اپني کوشش میں کامیابي هوگئي -

حال میں اس پر بعض ایسے ناگهاني مصائب آپڑے که اسے اپني جائداد رهن رکهنا پڑي - فلسطین میں مسلمان اسقدر دولتمند کهاں هیں که وه رهن رکهسکتے ؟ مجبوراً یهودیوں هي نے هاتهه گرو رکهنا پڑي - ان ظالموں نے پہلے تو روپیه نهایت خنده پیشاني سے دیا ' مگر تهوڑے هي دنوں کے بعد نهایت سختي سے تقاضا شروع کیا - جب وه روپیه نه دیسکا تو اسکو گرفتار کرکے مارنے پیٹنے لگے اور جب اچهي طرح زد و کوب کرچکے تو ایک قلعه میں نظر بند کر دیا اور اسکي جائداد نیلام کرکے خود هي خریدلي - وه بیچاره اب قیدي هے - اسکے اهل و عیال دانے دانے کو محتاج هیں - اهل شهر نے والي بیروت کے پاس فریاد کي - گو والي نے هنوز قطعي طور پر یاس انگیز جواب نهیں دیا هے مگر تاهم وه برابر ٹال رها هے - اسکي وجه بظاهر یهي معلوم هوتي هے که مجرم یهودي جرمني اور روس کي رعایا هیں - والي کو خوف هے که اگر اس نے کسي قسم کي عملي کارروائي کي تو دونوں سلطنتیں حفظ حقوق کے نام سے مداخلت کرینگي - یهاں یه بهي افواه هے که انهوں نے اپني اپني سلطنتوں کو اس واقعه کي اطلاع دیدي هے اور وهاں سے انکو اطمینان دلایا گیا هے " یه حالت هے اس ملک کے مسلمانونکي جهاں خود هماري حکومت هے !

روزانه الهلال

چونکه ابهي شائع نهیں هوا هے ' اسلیے بذریعه هفته وار مشتهر کیا جاتا هے که ایمبرائیڈري یعني سوزني کام کے گل دار پلنگ پوش ' میز پوش ' خوان پوش ' پردے ' کامدار چوغے ' کرتے ' رفلي پارچات ' شال ' الوان ' چادریں ' لوئیاں ' نقاشي مینا کاري کا سامان ' مشک ' زعفران ' سلاجیت ' ممیره - جدوار ' زہرہ ' دال بنفشه ' ... وغیره هم سے طلب کریں - فهرست مفت ارسال کي جاتي هے - (دي کشمیر کراپهریٹیو سوسائٹي - سري نگر - کشمیر)

مقالات

عرب کي بقيه آزاد حکومتوں کا خاتمه

مسقط ، عمان ، يمن ، حضرموت

تاريخ و عبرا

سنه ۱۷۹۸ ع ميں ايست انڈيا کمپني نے سلطان مسقط سے عهد کيا که وه فرانسيسيوں کو عمان سے خارج کرديگا -

سلطان سعيد سنه ۱۸۰۴ سے سنه ۱۸۵۶ ع تک حکمران رها - اسنے انگريزوں کے ساتهه ملکر عربي قزاقوں سے جنگ کي ، اور غلامي کے انسداد کے ليے تين عهدنامے تحرير کيے - سعيد کي وفات پر عمان سے اسکے ماورا البحر مقبوضات جدا هوگئے - سيد سيواني مسقط ميں اور اسکا چهوٹا بهائي زنجبار ميں حکمراں تها - سيواني سنه ۱۸۶۶ ع ميں بمقام سيار قتل هوا - اسکا بيٹا سليم جانشيں هوا - اسکے بعد سنه ۱۸۷۱ع ميں سيد ترکي سعيد کا ايک بيٹا تخت نشيں هوا - اسکے وقت ميں اکثر بغاوتيں هوتي رهيں - انگريزوں کے کهنے سے اسنے افريقه اور زنجبار ميں غلاموں کي تجارت مسدود کردي - اسکے معاوضه ميں انگريز اسے چهه هزار پونڈ سالانه ديتے رهے -

سنه ۱۸۸۸ ميں اسنے وفات پائي اور اسکا بيٹا فيصل بن ترکی جانشيں هوا - اسکے زمانے ميں بهي بغاوتيں بند نه هوئيں - فروري سنه ۱۸۹۵ ميں بدويوں نے بغاوت کرکے شهر مسقط لوٹ ليا - سلطان خوف سے قلعه بند هوگيا - بناے فساد يه تهي که سلطان نے ايک شيخ صالح محمد نامي سے خراج طلب کيا - وه مطلوبه رقم سے کم ديتا تها -

نومبر سنه ۱۸۹۴ ع سے ۱۲ فروري سنه ۱۸۹۵ ع تک باغي اسلحه اور فوج جمع کرتے رهے - ۱۲ فروري کو عبد الله بن شيخ صالح ۲۰۰ مسلح بدوي ليکر سلطان مسقط سے ملاقات کرنے گيا - اسکي سلامي هوئي اور سلطان نے چار سو پونڈ نقد تحفه ديا -

مسلح بدويوں کو شهر ميں جانے کي اجازت ديدي گئي تهي - آدهي رات گذرنے پر باهر سے آکر انهوں نے حمله کر ديا - شهر کے دروازے کهولديے اور بهت سے بدوي گهس آے - بازار کا دروازه اور بڑا مغربي دروازه دونوں بدويوں نے مسخر کرليے - پهر سلطان کے محل پر حمله کيا - سلطان نے جاگتے هي دو حمله آوروں کو گولي سے مار ديا ، اور خود ايک پوشيده دروازے سے قلعه ميں چلا گيا جهاں سے شهر اور بندر گاه پر گوله باري هوسکتي تهي - اوسکا بهائي بهي ايک دوسرے قلعه ميں چلاگيا - دونوں قلعوں ميں پچاس پچاس آدمي اور باره پونڈ کي چند توپيں تهيں -

محل پر گوله باري شروع هوگئي جسپر بدوي قابض تهے - مگر ۱۳ فروري کو بدويوں نے شهر کے دروازے بند کرکے اوسپر قبضه کرليا - محل سلطاني بالکل لوٹ ليا - سلطان نے قلعوں کي توپوں اور بندوقوں سے آتش افشاني شروع کي - تين روز تک اپنے هي محل پر گولے برساتا رها - باغيوں نے قلعه پر حمله نه کيا ، اور شهر ميں بهي نه پهيلے - انگريزي حصه بالکل محفوظ رها -

حتی که ساحلي شهروں سے ايک هزار فوج مدد کے ليے آئي جس نے دشمن پر حمله کرديا - حمله کے اثنا ميں برٹش ريزيڈنٹ هندي انگريزي رعايا کو مقابله ميں لے گيا - شام تک اور کمک بهي آگئي - آخر باغي بهاگ گئے اور غريب سلطان کو انگريزي رعايا کے نقصان کا خساره دينا پڑا !

سنه ۱۸۹۲ ميں مسقط ميں فرانسيسي قنصل خانه قائم هوا جسکا مدعا صرف سياسي تها - انهوں نے بهت سي سازشيں کيں - ليکن انگريزي رقابت سے کوئي اثر هونے نه پايا - انگريزوں نے البته فرانس کے مقابلے ميں بهت سي مراعات حاصل کرليں - چنانچه سلطان مسقط نے بحر قلزم کا سلسله تار قائم کرنے کے ليے پانچ جزيرے ديدیے - يه جزيرے بهت زر خيز هيں -

سنه ۱۸۶۱ ميں انگريزي کمشنري نے مسقط اور زنجبار کي حکومت کے دو دعويداروں کے درميان ثالثي کي ، اور سلطانی علاقه کو دو قسموں ميں منقسم کرديا - ليکن تهوڑے هي عرصه کے بعد آخر الذکر حکومت برٹش ايسٹ افريقه ميں جذب هوگئي ! پهر سنه ۱۸۷۳ ع ميں عمان پر بهي دست آز دراز هوا ، اور اپني عالمگير انگريزي پاليسي کے مطابق بالاخر سلطان کو وظيفه خوار بناکے چهوڑا !!

عمان کی موجوده پوليٹکل حالت يه هے که جنگ بلقان کے آخر سے عمان ميں پهر بغاوت کي حرکت شروع هوئي - ابهي بغاوت فرو نه هوئي تهي که سلطان فيصل بن ترکي کا انتقال هوگيا - اس کشمکش ميں انگريزي طماعي بهلا کب اس بات کی متقاضي تهي که خاموش رهے ؟ سلطان کے طرف سے کچهه هندوستاني فوج مسقط ميں اتار دي گئي اور انگريزي بيڑه کو بهي اشاره هوا که برقه اور ساحل سهار پر گوله باري کرے !

بغاوت ابهي تک فرو نهيں هوئی هے - انگريزوں کا اقبال بر سر اوج هے ، اور عمان کو شکنجه ميں کسنے کے ليے ايک نيا پيچ گهمايا گيا هے - ٹرکش گورنمنٹ سے جو معاهده خليج فارس کے ليے هوا تها ، مجهے خيال هوتا هے که اسميں ايک دفعه يه بهي تهي که ٹرکي عمان کے قانوني دعوے سے دست بردار هوگئي -

مجهکو خوف هے که اسي طرح کل کو يمن ، پهر حجاز ، پهر شام و عراق سے بهي دست بردار هونا نه پڑے - هاں اس معاهده سے اتنا پته ضرور چلا که عمان بهي کسي وقت ٹرکي کے زير سيادت هونے کا فخر رکهتا تها -

عمان اور مصر کي حالت ايک سي هے - عمان کے قريب هي جزيره نماے القوس و بحرين ، اور اسکے متصل ايک مشهور موتيوں کا جزيره هے - ساتهه هي خليج فارس نے قبرس کي طرفسے بهي اسے انگريزوں کے حواله کرديا هے - بحرين جسکا نام هم شروع اسلام سے سنتے آے هيں اور تاريخ ميں اسکي اهميت اکثر مطالعه کرچکے هيں ، آج يونين جيک کے زير سايه هے ! زرخيزي ميں يه جزيره تمام عرب ميں بے مثل هے ، اور اپني قدامت ميں تو بابل کا همسر سمجها جاتا هے - يهاں ان قبور کا پته چلتا هے جو قحطان کے بتوں کي هيں ، اور يهي پهلا مستقر اقوام عرب يا قبيلهٔ عدنان کا هے -

کويت اور القطار بهي انگريزوں کے زير اثر هے - عدن کو بهي اس بات کا فخر حاصل هے که اس نے پهلے پهل سفيد جنس کي

قدم بوسي کي - ليکن حضر موت کو بهي اس بات سے کم فخر نهيں هے که اسکے سلاطين نصارا کے يد بيضا کا معجزہ ديکهه رهے هيں ! ابهي دهلي ميں هز هائنس سلطان مقاله کو هم نے ديکها هے که شهنشاه جارج خامس کے آگے اپني عزت کو نثار کر رها تها !

حضر موت وہ خطه هے جسکے باشندوں کی بدولت آج چاليس ملين انسان جزائر سوماترا اور جاوہ ميں مسلمان نظر آتے هيں ! يهيں کے عرب وہ مشنري اور تاجر هيں جو ايسٹ انڈيا ميں پهنچے تهے - اور اب بهي وهاں ايسے سلاطين هيں جنکا رشته حضر موت سے هے - مارب کے عظيم الشان کهنڈر اسي حضر موت ميں هيں - يه خطه کئي سلاطين ميں منقسم هے - مقاله سنگ سرخ کے پهاڑوں کے اندروني جانب واقع هے - يهاں کا حاکم القاسي خاندان کا ايک سلطان هے - اس خاندان کا سات منزله قلعه ايک ايکڑ رقبه پر ابتک موجود هے ' جسکے مورچے اور ديواريں بهت هي مضبوط هيں -

شيام وادي حضر موت کا سب سے بڑا شهر اور تيل کا رنگ بنانے کے ليے مشهور هے - اسي کا ايک شهر شهير قديم زمانے ميں تجارت کا مرکز تها - يهاں خاندان القاس کا ايک وارث نواب هے جسکا باپ نظام حيدر آباد کي عربي فوج کا سپه سالار هے -

حضر موت يمن کا ايک حصه هے - ترکي فوج ايک بار يمن سے گذر کر يهاں پهونچ بهي گئي تهي مگر کمزور و بزدل باب عالي نے انگريزي اعتراض کے آگے سر تسليم خم کرديا ' اور اس خطه کو جو اسکي عربي مقبوضات کے ليے ايک لعل بے بها تها ' غيروں کے هاتهه چهوڑ ديا !

اندرون عرب ميں ايک خطه وادي دار سير اور نجدران کے نام سے مشهور هے - يهاں عبد الله بن سبا کے فرقے کے لوگ هيں - وادي دار سير ٣٠٠ ميل لمبي اور ايک سو ميل چوڑي هے - يمن کا سب سے بڑا زر خيز خطه يهي هے - دار سير ميں تين منزل تک کهجور هي کے باغ هيں - ان ملکوں ميں گو ابهي تک کسي يوروپين طاقت کا گذر نهيں هوا ليکن ٹرکي بهی اس پر متوجه نهيں ' اور شايد کبهي بهي نه هو - (رفيق)

جوهر عشبه مغربی و چوب چينی

يورپ کے بنے هوے همارے مزاجوں کے ساتهه اس ليے موافق نهيں هيں که وہ روح شراب ميں بنائے جاتے هيں ' جو سخت محرک خون و گرم هے جو گرم مزاج اور گرم ملک کے باشندوں کو بجاے اس کے که گرم خون کو ٹهنڈا کريں خون کو اور تيز کرديتے هيں - هم نے اس جوهر ميں برگ حنا ' چوب چيني وغيرہ مبدل و مبرد خون دوائيں شامل کردي هيں - جن کي شموليت سے عشبه کي طاقت دو چند هوگئي هے - چند خوراک تجربه کرکے ديکهه ليجيے - سياہ چهرے کو سرخ کرديتا هے - بد نما داغ ' پهوڑے ' پهنسي ' بيقاعدگي ايام ' درد نسل ' هڈيوں کا درد ' درد اعضا ' وغيرہ ميں جو لوگ مبتلا رهتے هوں اسکو آزمائيں -

ياد رکهيگا که دوا سازي ميں يه نکته دل ميں جگه دينے کے قابل هے که ايک دوائي جو نا تجربه کار بنانے مضر و بے عمل هوجاتي هے - اور وهي دوا مناسب اجزاء و ترکيب سے واقف کار بنائے تو مختلف حکمي عمل و عجيب و غريب خواص و فوائد ظاهر کرتي هے - دوا سازي ميں قاعدہ هے که جب تک دوا سازان اجزاء کے افعال و خواص سے با خبر نهو ' کبهي اسکا ترکيب ديا هوا نسخه سريع الاثر حکمي فائدہ نه کريگا - يهي وجه هے که جاهل دوکانداروں کے نسخے جو دوا سازي کے اصول سے محض نا آشنا هوتے هيں بجاے فائدہ دينے کے نقصان کرتے هيں ' لهذا ان سے بچنا چاهيے - قيمت شيشي کلاں ٣ روپيه - شيشي خورد ايک روپيه ٨ - آنه - استعمال سے پهلے جسم کا وزن کرو اور ايکماہ کے بعد خود ديکهه لو -

المشتهر

حکيم ' ڈاکٹر ' حاجي غلام نبي زبدة الحکما شاهي سند يافته موچي دروازہ لاهور مصنف کتب طبي ٢٥ عدد

عالم اسلامی

مجمع الجزائر مالديپ

غربي هند ميں عربوں کا ابتدائی ورود

محيط هند ميں ايک عرب سلطان !

مالديپ (جسکو عربي جغرافيه نويس ملاديف يا ملديف کهتے هيں) بحر هند کے بے شمار چهوٹے چهوٹے جزيروں کا ايک مشهور مجمع الجزائر هے جو اپني بحري پيدا وار کي وجه سے هميشه دور دور کے تاجروں اور متلاشيان دولت کيليے ايک پرکشش خطه رها هے - اسکے جزيرے گو بهت چهوٹے چهوٹے هيں حتی که هر جزيرہ کا طول و عرض ايک ميل سے زيادہ نهيں ' ليکن چونکه انکي تعداد بے شمار هے - اسليے مجموعي حيثيت سے ايک بڑي وسيع آبادي پيدا هوگئي هے ' اور بيس سے تيس هزار تک بيان کي جاتي هے -

يهاں کي مشهور پيدا وار عنبر ' مرواريد ' اور زيادہ تر موتي هيں جنکي وجه سے اسکے بندر گاہ هميشه تاجران عالم کا جولانگاہ رهے هيں -

* * *

يهاں کي تمام آبادي تقريباً مسلمان هے اور ايک خاص مقامي زبان بولتي هے - تاريخ و آثار سے ثابت هوتا هے که يه سب کے سب عربي النسل هيں ' اور اُن عرب تاجروں اور داعيان اسلام کي اولاد ميں سے هيں جو تاريخ اسلام کي ابتدائي صديوں ميں هندوستان کے جزائر غربي کي طرف پهنچے ' اور بحکم :

يا عبادي الذين امنوا ! ان ارضي واسعة ' فاياى فاعبدون ! يهيں آباد هوگئے !

يهاں کي حکومت ابتدا ميں ديسي آبادي کے هاتهه ميں تهي جو چگلي قوم کے نام سے مشهور هے ' ليکن اسلام ايک قوت هے جو اگر ضائع نه کردي گئي هو تو صرف حکومت اور فرمانروائي هي کيليے بهيجي گئي هے ' اور وہ کبهي بهي محکوم و غلام هوکر نهيں رهسکتي - تهوڑے عرصه کے بعد هي ايک عربي سلطنت قائم هوگئي جسنے مختلف زمانوں ميں قرب و اطراف کے بت پرستوں ' قرون متوسطهٔ هند کے دريائي ڈاکوؤں ' يورپ کے ولنديزيوں ' اور ڈچ تاجروں کے فوجي حملوں سے اپني سرزمين کي مدافعت کي ' اور مرکز اسلامي سے هزارها فرسخ کے فاصلے پر ' عام بحري گذرگاهوں سے الگ رهکر ' اور محيط هندي کي هلاکت خيز موجوں اور طوفانوں کے اندر ' دعوة توحيد اور صداے مقدس لا اله الا الله کو عظمت و حکمراني کے ساتهه قائم رکها !

* * *

يهاں تک که هندوستان ميں ايسٹ انڈين کمپني پهنچي اور آهسته آهسته تمام اطراف و جوانب بحر پر بهي قبضه کرنا شروع کرديا - اپني [illegible] پيدا وار کي وجه سے يه مجمع الجزائر هر اجنبي قوم کی طمع و آز کو قدرتي طور پر دعوت ديتا تها - رفته رفته انگريزي تجارت کے جهازوں نے آمد و رفت شروع کي اور قبل اسکے که هندوستان کے اندر ميدان پلاسي اسکے مستقبل کا فيصله کرے ' انگريزي نفوذ نے حسب عادة مالديپ پر قبضه کرليا !

* * *

گيارهويں اور بارهويں صدي هجري ميں يهاں کا مسلمان حکمران بالکل خود مختار تها - مير غلام علي آزاد بلگرامي نے تاريخ " [illegible]

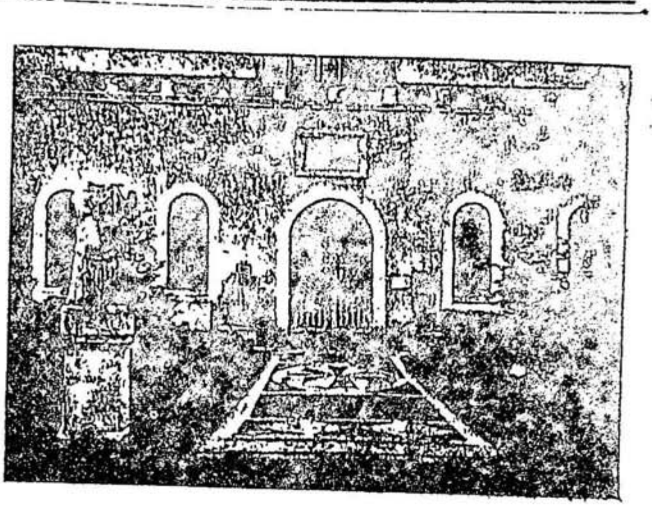

المرجان في آثار هندستان " میں اُس زمانے کے حالات نہایت دلچسپ لکھے ہیں - شیخ اسماعیل شافعي السورتي نامي ایک سیاح نے یہاں کے حالات انسے بیان کیے تھے - اور سنه ۱۱۷۵ میں سید قمرالدین اورنگ ابادي نے بھي ان جزیروں کو اپني سیاحت حجاز کے اثنا میں دیکھا تھا - وہ لکھتے ہیں کہ نہایت خوبصورت اور آباد جزائر ہیں - آبادي مسلمانوں کي ہے جو حد درجہ صوم و صلوۃ اور جمیع احکام اسلامیہ کے پابند ہیں - تین جمعوں کي نماز بھي میں نے یہاں کي جامع مسجد میں پڑھي - خطبہ میں سلطان عثماني اور شاہنشاہ دہلي کیلیے دعا مانگي جاتي ہے - سلطان عثماني کا ذکر اسلیے کیا جاتا ہے کہ لکونه خادما للحرمين الشريفين زاد هما الله جاها - یعني اسلیے کہ وہ خادم الحرمین الشریفین ہیں !

اس سے اندازہ کرو کہ ابسے ڈیڑہ سو برس پہلے ان سمندروں کے بے تعلق جزیروں کے اندر بھي سلطان عثماني کا نام خطبوں میں لیا جاتا تھا ' اور ٹھیک اسي بنا پر لیا جاتا تھا جس حیثیت سے آج ہم لینا چاہتے ہیں ' اور جسکے تسلیم کرنے پر بعض ہندوستاني پیشواوں کو اسلیے اعتراض ہے کہ انگریز اس سے خوش نہیں ہوتے !

سنه ۱۱۷۵ میں مالدیپ کے جزیروں کے اندر خلافۃ عثمانیہ کیلیے دعا مانگي جاتي تھي ' مگر سنه ۱۳۳۱ میں جامع مسجد دہلي کے اندر یا علي گڈہ کي سب سے بڑي اسلامي تعلیم گاہ کي مسجد میں اسکے لیے دعا مانگنے کي چنداں پروا نہیں کي جاتی !

اسي سلسلے میں سید قمرالدین اورنگ آبادي نے ایک بات نہایت عجیب لکھي ہے - وہ جب جزیرۂ سیلوں کے بندر گاہ گالي میں گئے تو اُس زمانے میں وہاں ولندیزیوں کا قبضہ پایا مگر مسلمان آباد تھے اور ایک شاندار جامع مسجد موجود تھي -

جمعہ کے دن مسجد میں گئے تو دیکھا کہ ایک ولندیزي افسر دروازہ پر بیٹھا ہے ' اور ایک بہت بڑا رجسٹر اسکے ہاتھہ میں ہے - ہر مسلمان جو نماز پڑھنے کیلیے آتا ہے ' اسکا نام پوچھتا ہے اور رجسٹر میں درج کرتا ہے - تحقیق سے معلوم ہوا کہ یہانکے ولندیزي حاکم کے پاس تمام مسلمانان جزیرہ کے نام دفتر میں لکھے ہوے ہیں - جمعہ کے دن ایک افسر انکے ناموں کے رجسٹر کو ساتھہ لیکر آتا ہے اور تمام آنے والوں کے نام رجسٹر میں دیکھتا ہے ' تا کہ اگر کوئي مسلمان بلاعذر جمعہ کي نماز کیلیے مسجد نہ آے تو معلوم ہو جاے ' اور اسے سزا دي جا سکے : ان رئیس ولندیز یعین شخصاً من النصارى یوم الجمعه ' یجلس علی باب المسجد و یکتب اسماء الذین یحضرون الصلواۃ ' فان لم یحضر احدا من المسلمین ' یواخذہ - و اسما المسکین الساکنین بہا کلہم مکتوبۃ عند رئیس النصارى !!
(دیکھو سبحۃ المرجان - مطبوعۂ بمبئي - صفحہ ۲۳)

گویا ولندیزي اور مسیحي حاکم مسلمانوں کي مذہبي زندگي کا احتساب کرتا تھا - آج ہندوستان میں خود مسلمان اپنے احتساب دیني سے غافل ہیں !

انکے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں بھي سلطان عثماني اور شہنشاہ دہلي ' دونوں کیلیے خطبہ میں دعا مانگي جاتي تھي !

* * *

لیکن اب اسلام کے تمام بہترین خزانوں کي طرح یہ موتیوں کے جزائر بھي انگریزوں کے قبضے میں ہیں - اپني مشہور مستعمرانہ پالیسي کے مطابق حکمراں خاندان کو براے نام باقي رکھا ہے جو " سلطان مالدیپ " کے لقب سے مشہور ہے - موجودہ سلطان ہزہائنس محمد شمس الدین اسکندي ہے جو چند سال ہوے ' اپنے باپ سلطان سابق کے ساتھہ حج کیلیے مکہ معظمہ گیا تھا - وہانسے واپسي میں اسکا باپ مصر آیا اور اسکندریہ میں انتقال کرگیا - اسي وقت سے مالدیپ کا سلطان یہي قرار دیا گیا ہے -

ان لوگوں کي رنگتیں بدل گئي ہیں - زبان دوسري ہوگئي ہے - عادات و خصائل میں بھي بہت سے تغیرات ہوگئے - تا ہم عربي خصائص ابتک مٹے نہیں ' اور اس قافلے کے نقش قدم باقي ہیں جو خشکي اور تري ' دونوں میں اپني نہ مٹنے والي یادگاریں چھوڑ گیا ! عربي حکومتیں مٹ گئیں اور جو براے نام باقي ہیں وہ بھي بظاہر چراغ سحري نظر آ رہي ہیں ' تاہم اُن عربوں کا نام تو دنیا کبھي نہیں مٹا سکتي جو چند صدیوں پیشتر تک دنیا کے سب سے بڑے تمدن ' سب سے بڑے علم و حکمت ' سب سے زیادہ حصۂ ممالک ' اور سب سے زیادہ خدا اور اسکے بندوں کے تعلقات کے مالک تھے !

تلک الجنۃ التي نورث من عبادنا من کان تقیا !.(۱۹ : ۶۴)

ایچ - احمد دیدي صاحب مالدیوي مقیم لکھنؤ نے ہمیں دو تصویریں اشاعت کیلیے دي ہیں - جنمیں سے ایک سلطان مالدیپ کے محل شاہي کي تصویر ہے ' دوسري وہاں کي ایک مشہور سڑک کو پیش نظر کرتي ہے - یہ سڑک دار الحکومت کي سب سے بڑي سڑک ہے - سلطان کا محل ' جامع مسجد ' شمس الدین کا مزار ' مشہور تاریخي منارہ ' تمام بڑي بڑي عمارتیں اسي سڑک میں واقع ہیں -

ان تصویروں کو ہم نے اس لیے شائع کر دیا کہ مالدیپ کے ذکر میں مسلمانوں کی گذشتہ اولو العزمیاں اور عربي حکومت کي عالمگیر قوت کي یاد پوشیدہ ہے ' اور یہ جو چند مٹے ہوے اور مٹنے کے قریب نشانات دنیا کے مختلف حصوں میں نظر آ رہے ہیں ' في الحقیقت عبرت و تنبہ کي صدائیں ہیں ' اور ایک ایسي قوم کے لیے جو اپنا اقبال و تمدن تاراج غفلت کر چکي ہے ' انکے مطالعۂ و نظر سے بڑھکر اور کوئي وسیلۂ بیداري و اعتبار نہیں ہو سکتا :

لمن کان له قلب او القی السمع و هو شهید !!

ہم احمد دیدي صاحب کا ان تصویروں کیلیے شکریہ ادا کرتے ہیں -

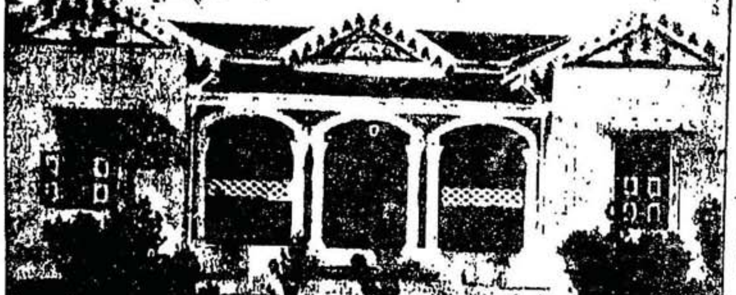

مکتـــوب لنــــدن

از مشیـــر حسین قدوائي اسکرئـــر نزیل لنـــدن

معترم مولانا - افسوس که هم میں غلامي کي عادت اسقدر سرایت کرگئي ھے که همارا اس سے آزاد هونا بہت مشکل هوگیا ھے - همارے سرغنه اور تعلیم یافته لوگ بھي اوس سے علحدہ نہیں هو سکتے -

میں نے همیشه یه خیال کیا که اگر مسلمان موجودہ تمدن سے الگ نه رکھے جالیں تو اونکو هندو بھالي نیچے رکھنا کیا معني ' مجبور هو نگے که اپنا سرغنا بنائیں - میرا یه خیال معض اسلیے تھا که مجھے اسلام کي قوت پر اعتماد ھے - موجودہ تمدن میں جو کچھه خوبیاں هیں' وہ سب کي سب اسلام میں موجود هیں - ایک مسلمان کو نئے سبق کي کچھه ضرورت نہیں - کسي طرح نئي عادات پیدا کرنا نہیں - اوسکے لیے نئي راهوں میں ذرا بھي رکاوٹیں نہیں هیں -

اگر اسکي عملي مثال کي ضرورت هو تو اڈیٹر الهلال کي مثال موجود ھے - ایڈیٹر الهلال انگریزي زبان اور تمدن یورپ سے ویسے واقف نہیں جیسے اور نئے تعلیم یافته بزرگ اور مشہور لیڈر - تاهم ایک زمیندار کي ضبطي هي کے معامله کو دیکھیے - اسمیں صائب ترین راے صرف اڈیٹر الهلال هي کي رهي ھے - کیوں ؟ اسلیے که وہ سچے اسلام سے واقف هیں - انکے کاموں کي بنیاد تعلیم اسلام پر ھے - زمیندار کي ضبطي کے متعلق میں نے الهلال دیکھا - اور دیگر اخبارات بھي دیکھے - شروع هی سے یه فرق نظر آیا که جس اصول پر الهلال نے اس معاملے کو اوٹھا یا ھے وہ پورا مدبرانه ھے - اور جس نظر سے دیگر مشہور و آزاد اخبارات نے اس معاملے کو دیکھا وہ بالکل حقیر و ذلیل ھے اور پست همتی پر مبنی ھے - بلکه بعض لوگوں نے تو یه کمال کیا که صاف صاف لکھدیا که عدالت میں مقدمه لیجانے کی جگھه (یعنی بجائے حق پر لڑنے کے) صرف لفٹننٹ گورنر صاحب سے غلامانه عرض معروض کي جائے تو بہتر ھے - مجھے اس اختلاف راے کا نہایت هی صدمه هوا - اور چونکه میرا مسلک :

فاش میگویم و از گفتهٔ خود دلشادم
بندۂ عشقم و از جملـه جہان آزام

ھے' اسلیے میں آپ سے کہے بغیر نہیں رهسکتا - خدا نے آپکو اسلامي دل دیا ھے - اور یہي راز ھے که آپ بالطبع غلامي اور غلامي کے طریقوں سے گھبرا تے هیں - مانا که هندوستان کي عدالتیں بالکل آزاد نہیں هیں - پھر بھي عدالت میں لیجانا اصولاً ضروري تھا - یہاں کے حالات بھي اسي کے مقتضي تھے -

میں نہیں سمجھتا که لفٹننٹ گورنر صاحب کے هاں دوڑنے سے اگر کامیابي بھي هو - اگر استبداد اور پرسٹیج کو دھکا لگنے کا بہانه جواب کے لیے نه بھي ڈھونڈھا جاے - اگر ضبط شدہ چھاپه خانه نہیں بلکه اوسي کے ساتھه زمیندار کے مالک کو اور پچیس هزار کا انعام بھي دیدیا جاے جسطرح که اودہ کے بادشاہ نے پانچ سو کے فدیه سے شاهی فیاضي کا نمونه دکھایا تھا - تب بھي کیا حاصل هوگا ؟

میں زمیندار کي خدمت کا قائل هوں - حیات بخش الهلال کي طرح اوسنے بھي قومي خدمات کیں - میں ظفر علي خاں سے ذاتي ملاقات بھي رکھتا هوں اور یہاں دیکھه رها هوں که گو اونکے ساتھه بعض همارے سرغناؤں نے یہاں کے قیام کے دوران میں اچھا برتاؤ نہیں کیا اور انکے کام میں اور مشکلات ڈالدیں' پھر بھي وہ بیچارے پریس ایکٹ کا بہت سا کام کرچکے هیں - ترکوں کے معامله میں بھي اونھوں نے شاید سب سے زیادہ عملي کام هندوستان میں کیا - الغرض ذاتي طور پر میں اونکي وقعت کرتا هوں - اور کم نہیں کرتا - لیکن اگر زمیندار کا معامله ذاتي رکھا جاے تو میں اُس اخبار کو ایک کاغذ کے ردي پرزے کے مثل سمجھونگا جسکا پارہ پارہ کردینا هی ٹھیک اور مقابلتاً بہتر ھے - اگر اونکو صرف اپني منفعت هی کا خیال اور اپنے پریس هی کي واپسي مقصود ھے تو میں سچ کہتا هوں که میرے دل میں اونکي کچھه بھی وقعت نه هوگي !

آپ کي راے بہت صائب تھی - آپنے بالکل درست لکھـا که یه بھي غلطي کي گئي که اسے دوبارہ جاري کرنے کیلیے چندہ کیا گیا - مشترکه سرمایه سے جاري کرنا تھا - اسمیں بھي ذاتي منفعت کي جھلک نظر آتي ھے - حالانکه اوسکا قومي بنا دینا بہتر اور مضبوط ترین چیلنج هوتا -

خدا را آپ اپني آتشین زبان سے میري قوم کو اور اپني قوم کو یه سمجھا دیں که وہ لوگوں کے سامنے هاتھه پھیلانا اور انسانوں کو سجدہ کرنا چھوڑ دے - وہ اپنے پیروں پر آپ کھڑا هونا سیکھے - وہ اپنے حقوق پر مضبوطي ' استقلال ' اور پامردي کے ساتھه جم جاے - وہ ذاتي غرض کو قومي اور مذهبي غرض میں فنا کردے - پھر دیکھے که دنیا کي کونسی قوت ھے جو اوسکي کامیابي میں حائل هوسکتي ھے ؟ زمین اور آسمان ملکر بھي سچے مسلمان کے حصول مقصد میں حائل نہیں هوسکتے !!

مجھے آپ کو اتنا اسوقت اور لکھدینا ھے که انجمن خدام الکعبه کے متعلق بھي مجھے اسي کا اندیشه هورها ھے - کہیں اوسمیں بھي وهي هاتھه جوڑنے کي پالیسي نه اختیار کیجاے -

مجھے آپ پر بھی اُسمیں مجنونانه دلچسپي نه لینے کا بڑا اعتراض ھے جو میں کسي دوسرے وقت لکھونگا - خدا کے لیے اوسمیں در آئیے - اور پوري طرح در آئیے -

میں مستقل خط پھر لکھونگا - مسلمان ابھي بہت بڑے خطروں میں هیں - آثار بہت خراب هیں - بلائیں اُمنڈ رهي هیں - وہ ابتک غافل هیں گو قہر انگیز و آتش فشاں بجلي کي گرج اور تڑپ کانوں کے پردے اُڑاے دیتي ھے - نه صرف هندوستان کے مسلمان بلکه ترک بھي غافل هیں - بالکل سوتے هوے - آپ کي خدمت میں میري گذارش ھے که خدام کعبه کو اسوقت کا اهم ترین کام سمجھیے اور خدا کیلیے اوسمیں در آئیے -

کیا اچھا هو اگر آپ الهلال کو کسي دوسرے اهل پر چھوڑکر یہاں آجالیں اور میں اور آپ حجاز اور ترکي کے قریه قریه میں دورہ کریں - اگر یہاں آپ نه آئیں تو میں نہیں آپ سے مل لوں - میرے نزدیک کئي مصلحتوں سے آپ کا ایک نظر اس ملک کو بھی دیکھه لینا بہتر هوگا -

آئیے - وقت تنگ ھے اور تنگ تر هورها ھے - بلکه معدوم هوے میں کچھه بھي کسر باقي نہیں رهی - آئیے - اور جلد آئیے - میں تو دل بیمار بھي رکھتا هوں - فرصت جب تک ھے - ھے - آئیے اور بہت هي بہت جلد آئیے - والسلام -

ترجمه اردو تفسیـــر کبیـــر
قیمت حصه اول ۲ - روپیه - ادارۂ الهلال سے طلب کیجیے

مراسلات

نظارة المعارف دهلی

اور تبلیغ اسلام کی مجوزہ تحریک

(١) عنوان مندرجہ بالا سے ایک مضمون الهلال مورخہ ١٣ - ٢٠ مئی سنہ ١٩١٤ع میں مولوی نور الهدی صاحب دربهنگوی کے نام سے شائع ہوا ہے - اس مضمون کے تین جزو ہیں : اول تو صاحب مضمون نے اپنی اس راے کا اظہار کیا ہے کہ مسلمانوں کے لیے ہندوستان ہی میں بے شمار فرائض ادا کرنے کو ہیں - لہذا اشاعت اسلام کے لیے انگلستان یا جرمنی جانا فضول ہے - دوسری راے صاحب مضمون کی یہ ہے کہ جو مسلمان مبلغ انگلستان جائیں ' انکو خواجہ کمال الدین کی ماتحتی میں کام کرنا مناسب نہیں - تیسرا جزو مضمون کا مولوی انیس احمد صاحب بی - اے کی ذات پر حملہ ہے - مولوی نور الهدی فرماتے ہیں کہ " مولوی انیس احمد صاحب قران کی ایک آیت کا بھی صحیح ترجمہ نہیں کرسکتے - کسی حدیث سے واقف نہیں ' کوئی معمولی سے معمولی مسئلہ وہ نہیں بتلا سکتے ... کانفرنس اور علیگڈہ کالج سے تحریر و تقریر میں انہیں طلائی تمغے ملے ہونگے مگر قوم کو اس سے کیا فائدہ پہنچا ' اور اس تبلیغ و اشاعت کے کام میں اس سے کیا اهمیت پیدا ہوئی "

(٢) مضمون کے پہلے دو جزو ایسے مسائل سے وابستہ ہیں جنکے متعلق میں اس موقعہ پر بحث کرنا ضروری نہیں سمجھتا - لیکن تیسرے جزو میں چونکہ مولوی انیس احمد صاحب کی ذات پر حملہ ہوا ہے ' لہذا میں بلحاظ تعلق نظارة المعارف اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ مولوی نور الهدی صاحب کو انکی غلطی سے آگاہ کروں -

(٣) انیس احمد صاحب کی کالج لائف کے متعلق جو کچھ صاحب مضمون نے نقل کیا ہے وہ غیر مکمل ہے - علیگڈہ کالج کے اعلی پروفیسر نے انکی کالج لائف کے متعلق جو سند انکو دی ہے ' وہ حسب ذیل ہے :

" انیس احمد ہمارے کالج کے چار سال تک طالب علم رہے - اپنے پہلے سال میں انہوں نے انگریزی میں اول انعام حاصل کیا ' اور اپنے درجہ کے صیغہ آرٹس میں اول رہے - بعدہ انہوں نے بہترین تقریر کے صلہ میں اول درجہ کا ڈیوٹی پرائز حاصل کیا - دوسرے سال یونین کلب میں اپنے درجہ کے طلباء کے ساتھ تقریری مقابلہ میں اول انعام حاصل کیا - گذشتہ سال مسلم یونیورسٹی کے مبحث پر بہترین تقریر کرنے کے صلہ میں انکو اول درجہ کا طلائی تمغہ ملا ' اور اسی سال تاریخی مضمون نویسی کے مقابلہ میں انکو اول درجہ کا انعام اور طلائی تمغہ عطا ہوا ہے - انکا علمی مذاق بہت اچھا ہے اور میرا خیال ہے کہ اگر انکا مطالعہ جاری رہا تو وہ فاضل بن جائینگے "

مولوی انیس احمد صاحب کو انعام اور تمغے ملنے سے صرف یہ ثابت کرنا مقصود تھا کہ تحریر و تقریر میں ممتاز درجہ رکھتے ہیں - مذہبی مبلغ کی کامیابی میں تحریر و تقریر کی مہارت کو بہت دخل ہے -

(٤) اب رہا یہ دعوی کہ مولوی انیس احمد کو قران کی ایک آیت کا ترجمہ کرنے کی بھی قابلیت نہیں - اس کے متعلق میں اپنی یا مولانا عبید اللہ صاحب ناظم نظارة المعارف کی راے نقل کرنے کے بجاے صرف شیخ الشیوخ حضرت مولانا محمود حسن صاحب دیوبندی مد ظلہم العالی کے الفاظ نقل کر دینا کافی سمجھتا ہوں :

" مولوی انیس احمد صاحب بی - اے (کالج علیگڈھ) شریف و خوش خلق ' نہایت فہمیدہ و سنجیدہ ' تقریر و تحریر میں چست ' امور اسلامیہ میں پختہ اور درست ہیں (علاوہ قیام دیوبند کے) مولانا عبید اللہ صاحب کی خدمت میں رہکر انسے کلام مجید اور کتب حدیث توجہ اور شوق اور محنت کے ساتھ پڑھتے رہے - مولوی صاحب موصوف بندہ کے نزدیک تبلیغ اسلام کی خدمت کے لیے جس کی ضرورت ممالک غیر اسلامیہ میں درپیش ہے ' نہایت مناسب اور لائق ہیں - امید ہے کہ مولوی صاحب موصوف امور اسلامیہ کو پورا ملحوظ رکھتے ہوے اس بھاری خدمت کو لوجہ اللہ انجام دیکر دارین کی سرخروئی حاصل کرنے میں پوری جانفشانی فرماوینگے ' اور اسکو انعام خداوندی سمجھکر ہر طرح اسکی شکر گذاری کرنے میں کوتاہی نہ کرینگے :

منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنی
منت شناس ازو کہ بخدمت بداشتت

اللہ تعالی انکو کامیابی عطا کرے - حسبنا اللہ و نعم الوکیل -
٢١ صفر سنہ ١٣٣٢ ھ "

(٥) مجھے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مولانا کے ارشاد کی نقل کے بعد نواب وقار الملک - سابق آنریری سیکرٹری علیگڈہ کالج کی وہ تقریر بھی نقل کردوں ' جو اب سے تین سال پیشتر اخباروں میں شائع ہوچکی ہے :

" مولوی انیس احمد صاحب چار سال سے کالج میں تعلیم پا رہے ہیں - مذہبی تعلیم کے اون پر کہ اثر کیا ہے کہ بی - اے کی ڈگری حاصل کرنیکے بعد ڈپٹی کلکٹر یا سب جج ہوسکتے تھے مگر انہوں نے اشاعت اسلام کو اپنی زندگی کا مقصد قرار دیا ہے ' اور آج کل وہ عالی کدہ کالج میں اپنے آپ کو اس دینی خدمت کیلیے تیار کر رہے ہیں ... سالہا سال کے تجربہ سے اور رات دن کے ایک جگہ رہنے سے معلوم ہوجاتا ہے کہ جو شخص اس قسم کے دعوے اور ارادے کرتا ہے ' در حقیقت اسکی قابلیت کا کیا حال ہے ؟ اور یہ میں اپنے ذاتی تجربہ سے کہہ سکتا ہوں کہ میں نے انیس احمد میں سواے صداقت اور سچے جوش اسلامی کے اور کچھ نہیں پایا "

مولوی انیس احمد صاحب کی مذہبی تعلیم شروع کرتے وقت نواب وقار الملک کی راے اور تعلیم ختم کرنے کے قریب زمانہ میں حضرت مولانا کی راے ملاحظہ فرمائی جاے ' تو اس اشاعت اسلام کی تحریک سے مولوی انیس احمد صاحب کی مناسبت ایسی واضح ہوجاتی ہے کہ کسی صاحب کو اعتراض کی گنجائش مطلقا نہیں رہتی -

میں دعوے سے کہتا ہوں کہ مولوی انیس احمد صاحب جیسا تقریر و تحریر میں ممتاز، نواب وقار الملک کا معتمد، حضرت مولانا محمود حسن صاحب کا پسندیدہ، دوسرا گریجوائٹ نظر نہیں آتا - پھر کسقدر حیرت کا مقام ہے کہ ایک شخص دینی خدمات کے لیے آمادہ کیا جاتا ہے، بجائے اسکے کہ اُسکی ہمت افزائی کی جاے، بعض حضرات اپنی تمام توجہ اوسکی بے بنیاد عیب چینی میں صرف کردیتے ہیں؟ کیا یہی طریقہ ہے جس سے نوجوان تعلیم یافتہ حضرات دینی خدمات کیلیے راضی کیے جائینگے؟

خاکسار ضیاء الدین - ایم - اے - پروفیسر نظارۃ المعارف دہلی -

الہلال:

مولوی قیس صاحب در بھنگوی کا وہ مضمون عرصہ ہوا بغرض اشاعت پہنچا تھا لیکن چونکہ بہت طول طویل تھا اسلیے شائع نہ کیا جاسکا اور انہیں اطلاع دیدی گئی کہ صرف اسکا خلاصہ شائع ہوسکتا ہے - انہوں نے اصرار مزید کیا اور اختصار کی اجازت دی چنانچہ بعد اختصار شائع کردیا گیا کہ ہر طرح کی رائیں بغیر کسی فریق کا ساتھہ دیے شائع کردینی چاہئیں - بہر حال ہم سمجھتے ہیں کہ حضرت مولانا محمود حسن صاحب قبلہ کی تحریر مبارک کی اشاعت کے بعد یہ امر واضح ہوگیا ہے کہ جس سختی کے ساتھہ مخالفانہ رائیں بعض حضرات نے دی ہیں، واقعیت اسکے خلاف ہے موجودہ عہد قابلیتوں کے فقدان و قحط الرجال کا بتلایا جاتا ہے اور اس قسم کے کاموں کیلیے تو واقعی جامع حیثیات مبلغین کا بہت ہی قحط ہے - ایسی حالت میں چاہیے کہ کام کسی نہ کسی طرح شروع کیا جاے، اور اپنا معیار اتنا بلند نہ کیا جاے کہ کام کے آغاز کی نوبت ہی نہ آے - ہمارا خیال تو یہ ہے کہ خلوص و صداقت ہی سب سے بڑی چیز ہے اور اگر یہ ہو تو بہت سی علمی نواقص کی بھی تلافی کردیتی ہے -

---

مسلمان مستورات کی دینی، اخلاقی، مذہبی حالت سنوارنیکا بہترین ذریعہ

نہایت عمدہ خوبصورت ایکہزار صفحہ سے زیادہ کی کتاب بہشتی زیور قیمت ۲ روپیہ ساڑھے ۱۰ آنہ محصول ۷ آنہ -

جسکو ہندوستان کے مشہور و معروف مقدس عالم دین حکیم الامۃ حضرت مولانا محمد اشرفعلی صاحب تھانوی نے خاص مستورات کی تعلیم کے لیے تصنیف فرماکر عورتوں کی دینی و دنیاوی تعلیم کا ایک معتبر نصاب مہیا فرما دیا ہے - یہ کتاب قرآن مجید و صحاح ستہ (احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) و فقہ حنفی کا اردو میں لب لباب ہے - اور تمام اہل اسلام خصوصاً حنفیوں کیلیے بے حد مفید و نافع کتاب ہے - اسکے مطالعہ سے معمولی استعداد کے مرد و عورت اردو کے عالم دین بن سکتے ہیں - اور ہر قسم کے مسائل شرعیہ اور دینوی امور سے واقف ہو سکتے ہیں - اس نصاب کی تکمیل کیلیے زیادہ عمر اور زیادہ وقت کی ضرورت نہیں - اردو پڑھی ہوئی عورتیں اور تعلیم یافتہ مرد بلا مدد استاد اسکو بہت اچھی طرح پڑھ سکتے ہیں - اور جو لڑکیاں یا بچے اردو خواں نہیں وہ تھوڑے عرصہ میں اسکے حصہ اول سے ابجد پڑھکر اردو خواں بن سکتے ہیں - اور باقی حصوں کے پڑھنے پر قادر ہو سکتے ہیں - لڑکیوں اور بچوں کے ایسے قرآن مجید کے ساتھہ اسکی بھی تعلیم جاری کر دی جاتی ہے، اور قرآن مجید کے ساتھہ ساتھہ یہ کتاب ختم ہو جاتی ہے (چنانچہ اکثر مکاتب و مدارس اسلامیہ میں یہی طرز جاری ہے) - اس کتاب کو اسقدر قبولیت حاصل ہوئی ہے کہ اسوقت تک بار بار چھپکر ساٹھہ ستر ہزار سے زیادہ شائع ہو چکی ہے - دہلی، لکھنؤ، کانپور، سہارنپور مراد آباد وغیرہ میں گھر گھر یہ کتاب موجود ہے - انکے علاوہ ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں صدہا جلدیں اس کتاب کی پہنچ چکی ہیں، اور بعض جگہہ مسجد کے اماموں کے پاس رکھی گئی ہے کہ نماز کے بعد اہل محلہ کو سنا دیا کریں - اس کتاب کے دس حصے ہیں اور ہر حصے کے ۹۶ صفحات ہیں اور ساڑھے ۳ آنہ قیمت -

حصہ اول الف با تا - خط لکھنے کا طریقہ - عقائد ضروریہ - مسائل وضو غسل وغیرہ -

حصہ دویم حیض و نفاس کے احکام نماز کے مفصل مسائل وترکیب

حصہ سویم روزہ، زکوۃ، قربانی، حج، منت، وغیرہ کے احکام -

حصہ چہارم طلاق، نکاح، مہر، ولی عدت وغیرہ -

حصہ پنجم معاملات، حقوق معاشرت زوجین، قواعد تجوید و قرات -

حصہ ششم اصلاح و تردید رسوم مروجہ شادی غمی مثل عرس چہلم دسواں وغیرہ -

حصہ ہفتم اصلاح باطن تہذیب اخلاق ذکر قیامت جنت و نار -

حصہ ہشتم نیک بی بیوں کی حکایتیں وسیرت واخلاق نبوی -

حصہ نہم ضروری اور مفید علاج معالجہ تمام امراض عورتوں اور بچوں کا -

حصہ دہم دنیاوی ہدایتیں اور ضروری باتیں حساب وغیرہ و قواعد ڈاک -

گیارھواں حصہ بہشتی گوہر ہے جسمیں خاص مردوں کے مسائل معالجات اور مجرب نسخے مذکور ہیں - اسکی قیمت ساڑھے ۷ آنہ - اور صفحات ۱۷۴ ہیں - پورے گیارہ حصوں کی قیمت ۲ روپیہ ساڑھے ۱۰ آنہ اور محصول ۷ آنہ ہے - لیکن پوری کتاب کے خریداروں کو صرف ۳ روپیہ کا ویلو روانہ ہوگا، اور تقویم شرعی و بہترین جہیز مفت نذر ہوگا -

بہترین جہیز - رخصت کے وقت بیٹی کو نصیحت حضرت مولانا کا پسند فرمایا ہوا رسالہ قیمت دو پیسہ -

تقویم شرعی - یعنی طرز جدید اسلامی جنتری سنہ ۱۳۳۲، جسکو حضرت مولانا اشرف علی صاحب کے مضامین نے عزت بخشی ہے - دیندار حضرات کا خیال ہے کہ آجتک ایسی جنتری مرتب نہیں ہوئی قیمت ڈیڑہ آنہ -

راقم

فقیر اصغر حسین ہاشمی - دارالعلوم مدرسہ اسلامیہ دیوبند ضلع سہارنپور

اپنا فاضل وقت روپیہ حاصل کرنے مین صرف کیجیے

اپنے مکان پر فرصت کے وقت کام کرکے روپیہ زیادہ حاصل کیجیے - نا تجربہ کاری کا خیال نہ کیجئے - اگر آپ اپنی آمدنی میں ترقی کرنا چاهیں تو هملوگ آپکو مدد دیسکتے هیں - اتنا جتنا که تین روپیہ روزانہ چست و چالاک کاریگرونسے کیا جاسکتا ہے - هر جگهہ - هر مذهب - هر فرقہ اور هر قوم کے هزاروں آدمی اپنا فاضل وقت روپیہ حاصل کرنے میں صرف کر رهے هیں - پھر آپ کیوں نہیں کرتے ؟

پوری حالت کیواسطے لکھیں - اسکو چھوڑ نہ دیں - اج هی لکھیں - اطمینان شدہ کاریگران هر جگهہ کیا کہتے هیں ؟ پڑهیے :

جھجر ضلع روهتک
۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ ع

میرے کل خط آپکا پایا جسکا میں ممنون هوں - دو درجن جوڑہ مردانہ جرابیں حسب هدایت آنجناب ٹھیک بناکر روانہ کرتا هوں - یقین هے کہ یہ سب منظور هونگی - میں آپکے اس حسن سلوک کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا هوں - میں خوشی کیساتهہ دریافت کنندہ کو سفارش کرونگا اور اگر آپ اپنے نئے خریدارونکو همارا حوالہ دیں تو انکو بھی سفارش کرونگا - هم ان لوگونکو جو اسکے خواستگار هیں سکھلا سکتے هیں - میں آپکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا هوں -

دستخط بی - اس - اصغر حسن (علیگ)

گنیو و هیلر اینڈ کمپنی ڈپارٹمنٹ نمبر ۵۵ ، ۱۱-۲
بنڈ سی اسٹریٹ - کلکتہ

Dept. No. 3.